



اتٹریشنل
KATME NUBUWWAT

جلد نمبر ۱۳ شمارہ نمبر: ۲۳

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

حکم نبیو

کا ملکی محتوى مطبوعاتی مجموعہ کا انتظام

لقد قاتلکم فی رسوأه الشراسة عنه

آنحضرت بمحیثت شهر

مولانا
سعید الرحمن
علوی کی
وفات

غازہ بنے حاسیونہ ہے

از کی فضیلت

نہ انسان جھوٹ پڑاب اور وسرے بد اعمال سے نفرت کرتا ہے

صلوٰتی

الاشاد فدا وندی اور فیلان بنوی جیتنے کی روشنی میں

دنیا میں

فتنه و فاوہ، ہکروالیا،

زبردست تباہی اور رہائی پھیلانے والے

ڈسچ اینڈیانا کی بادت

شیخ عبدالعزیز بن عبد الله

بن باز حفظہ اللہ تعالیٰ
من فی عظیم سعی عن

کافتوں ای

ان لیڈرنے

بھوک بشارت فاططہ ہونے کا اعتراف کریا

کامیں مزرا طاہر کی مایوسیاں

دو کذاب ① دو مکروہ پرے

بلکہ زبان اور مزرا غلام قادریان

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

- Do you want:** Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
- Certainly your answer will be:** No.
- But you are!** Unintentionally, unknowingly;
- How:** In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
- Do you know:** A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
- What work this Centre does:** It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
- Alas:** Your money is used against your very Deen and you are unaware.
- Realise:** You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.
- Mark:**
- It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.
 - It's your money that is letting Qadianis print their literature.
 - It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.
 - It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.
 - It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.
 - It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.



عَالَمِيْ مَجَلِسٌ حَقِيقَتِ الْحُكْمِ نَبْعَدُ كَا تَرْجِمَان

کراچی نبود

انٹرنیشنل
KATME NUBUWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۲۲ ● تاریخ ۸ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / ۱۰ نومبر ۱۹۹۳ء ● بیانیں ۱۲ نومبر ۱۴۲۵ھ / ۱۰ نومبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

- ۱۔ ائمہ
- ۲۔ اداریہ
- ۳۔ نیویارک میں مرزا طاہر گی باوسیاں
- ۴۔ حافظ طیف نوریم کا سفر آخرت
- ۵۔ مولانا سید الرحمن علوی کی وفات
- ۶۔ آنحضرت ﷺ بیشیت شہر
- ۷۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں صدر حسی
- ۸۔ نماز کی فضیلت
- ۹۔ داؤمی کی شرعی تقدیر
- ۱۰۔ دش انسانی کی بابت فتویٰ
- ۱۱۔ اپاکستان میں اسلامی فلاحی ملکت کی تبلیغی
- ۱۲۔ محبت کائنات
- ۱۳۔ انوکھا واقعہ
- ۱۴۔ سید کذاب اور مرزا قادری
- ۱۵۔ قارئین کا گوش

کریم
حضرت ولانا خواجہ خان محمد زید مجدد

دیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

دری مسکون

عبد الرحمن بادا

محمد امداد

مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا داکڑ عبد الرزاق اکلندر
مولانا اللہ و سایا مولانا حضور احمد الحسین
مولانا محمد جیل خان مولانا سید جمال پوری

سرت
حسین احمد نجیب

سرکار لیش نیجر

محمد انور راما

وقاون شیر

حشت علی حبیب ایڈووکیٹ

ترین

خوشی محمد انصاری

راہر فرشت

کراچی باب الرحمت (ٹرست) پرانی نمائش
کے جناح روڈ کراچی فون 7780337

کراچی ڈسٹر

ایمیل روڈ ملکان فون نمبر 40978

تیروں ملک چندہ
امریکہ، کینیا، آسٹریلیا، ۱۹۹۱ء
بودب اور افغانستان، ۱۹۹۰ء
تحفہ حرب امارات و امارات، ۱۹۹۰ء
پاک، ارانتیا، ۱۹۹۰ء
الائینڈیا، ۱۹۹۰ء
کراچی، ایک بڑی ہوئی، ۱۹۹۰ء
کراچی، ایک بڑی ہوئی، ۱۹۹۰ء

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ رروپے
شہماں ۷۵ رروپے
سماں ۳۵ رروپے
لی ۷۵ رروپے

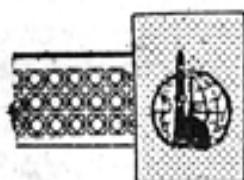
.....
LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.
.....
.....

از۔ مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدعا

کسی کی آہ سو زندہ فلک پر نعرو زن بھی ہو

تو پھر ظالم کو ڈرنا چاہئے اپنے مظالم سے

منور کردے یا رب مجھ کو تقویٰ کے معامل سے
ترے در تک جو پنچا دے ملادے ایسے عالم سے
علاج حزن و غم ہے صرف توبہ کر گناہوں سے
اندھیرے بے سکونی ہیں معاصی کے لوازم سے
جو دل سے غیر مخلص ہو وفاداری سے عاری ہو
بہت محاط رہتا چاہئے پھر ایسے خام سے
کیا برباد جس نے آخرت اپنے تغافل سے
بھلا پھر فائدہ کیا اس کو دنیا کے مفہوم سے
نہ لال دل کی صحبت ہو نہ درد دل کی نعمت ہو
تو پڑھ لکھ کر بھی وہ محروم ہو گا قلب سالم سے
کسی کی آہ سو زندہ فلک پر نعرو زن بھی ہو
تو پھر ظالم کو ڈرنا چاہئے اپنے مظالم سے
کہیں شامل نہ ہو طاہر کی بھی آہ و نفل اس میں
دھواں اٹھا نشیں سے یہ کہہ صیاد ظالم سے
کتب خانے تو ہیں اختر بہت آفاق عالم میں
جو ہو اللہ کا عالم ملو تم ایسے عالم سے



امریکی سینیٹریوں سے مرزا طاہر کا خطاب..... دینی حلقوں کے لئے لمحہ فلکریہ

نیو ریلڈ آرڈر کے اعلان کے بعد دنیا کی واحد سپر پاری کے ہل پر امریکہ جس طرح دیگر مسلم ملکوں خصوصاً پاکستان کے داخلی معاشرات میں مسلسل دشی اندازی کر رہا ہے، وہ کوئی زحکی چیزیں بات نہیں رہی، امریکہ اور اس کے حواریوں کی بے انداز سرمایہ کاری کے اعلانات کے پس منظر میں پاکستانی میہدیت، معاشرات اور معدنیات پر کامل امریکی کنٹرول کے خطرے کا سلسلہ مل رہا ہے۔ اس صورت حال میں یہ خبریں ملاحظہ ہوں۔
روزنامہ جماعت ۲۲ اکتوبر کے شمارے کے پہلے صفحہ پر یہ خبر نہیں ہے۔

ٹھان (ویڈیو روپرٹ) امریکی مدرسی سکشن نے کہا ہے کہ امریکے اسلام کا احترام کرتا ہے جن ان دوست کروں کے مقابلے پر، بخشان سے جو ہب کا لایہ لڑھ رکھا ہے۔ اگر دوں اور اسرائیل کے درمیان اسکی مقابلے کے بعد اور ان کی پیاری یعنیت کے نظاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا امریکہ خدا کے لیے عظیم ہب کی چیز سے اسلام کا احترام کرتا ہے اور امریکہ کا اسلامی تذہیب سے کوئی بھرا خیس اور وہ اس امریکہ مسٹر کرتا ہے کہ ہماری تذہیب کا تھام ہے اس کے "انہوں نے قائم عرب اقوام سے اعلیٰ کی کہہ اس کے لئے کام کریں۔

و افکنن (اين اين آئي) امرکي و زير خارج و ارن کرسو فرنے کا ہے کہ عاليٰ سماں پر راجح المعتقد مسلمان تکالیفون کو فناز میا کرنے پر پاندھی عالمگیری جائے۔ اخبار توبوں سے حکم کرتے ہوئے انسوں نے کماں شرق و سطحی کے تکڑاونوں کو حرب اللہ اور معاں کی نہیں کاہی دست کی بیجاں تکوئی اور غیر تکالیفون کو فناز میا کرنے والے تمام درائع بند کرنے لایا۔

کراچی (فارن ڈیک) امریکی صدر مل کٹلن نے اپنی خارجہ پالسی کو توت ارٹلے پلے میں کا اخراج قرار دیا ہے۔ انہوں نے امریکی جو ہے ہم کو ایک خصوصی اخراج دینے چاہئے کہا کہ ہم اپنے اپنے میں فیصلے ہم پر بھض نہ ادا بیان بھی ہیں۔ اگر یہ واضح ہو کہ ہمارا ہر لفڑام قوت و پولے میں کا اخراج لئے ہوئے ہے تو ہم ادا ہو دیا اور ہم کے کوئی اکابر کے پاس کوئی حقیقت نہیں تو آپ کو بھض سماں معاملات میں ہائی کا ادا دیکھنا پڑے گے۔ ٹھن جب آپ کو معلوم ہو کہ آپ کے پاس قوت ہے تو اس سے آپ کو تقویت حاصل ہوئی۔ انہوں نے کہا جیلی اور عراق میں جو کمک ہوں اسی سے تباہ کر دیا جائے کہ از کم جب تک میں صدارت کے مکتب پر ہوں ہمارا طبقہ کاریگی رہے گا۔

(روزنه سچک کراچی ۷ اگر آگوست ۱۹۴۸ء)

مرزا قادری اور اس کی زیریت کا تلور و بچایہ و نصاریٰ کی غیر مشروط و قلداری پر مبنی رہا ہے، اور اس گروہ کی تمام تر سرگرمیاں مسلمانوں کی جاوسی اور ملکی استحصال کے تلافہ کو دوام بخشے کے لئے وقف رہی ہیں۔ برطانوی رور عروج میں برٹش سرستی میں قادری جاؤسوں نے مسلمان ملکوں میں سلطنت عثمانی کے حصے بخوبی میں ہو کر اور اس کیا وہ پڑے جھیلک تاریخی پس منظر کا آئینہ دار ہے۔

قیام پاکستان کے بعد بدستی سے یہاں جتنی حکومتیں قائم ہوئیں وہ اسلام پاکستان اور مسلمانوں سے زیادہ انگریزوں کی وقارواری کا درم بھرتی رہیں۔ جس کے نتیجے میں انگریز کے خود کا شہر پودے قادریت کو خوب پہنچنے پھولنے کے موقع میا کے گے۔ خون مسلم کی ارزانی کر کے بے درانی بہا کر اس خود کا شہر پودے کو سینچنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ حل سروں اور فوج کے اعلیٰ مناسوس برقرار رکھنے مسلط ہو گئے باکے گے اور اس طرح پاکستان کو " قادریت " بنا دینے کے خواب دیکھنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی خاتمت اور قیامت تک قائم و دائم رکھنے کا اعلان فرمادیا ہے۔ لذا اس سبب بننے کے اور کہاں جزوی گئیں تحریک پہلی اور ۲۳ءے ۱۹۴۷ءے میں قابیلوں کو قانونی طور پر امت مسلم سے الگ کر کے نیز مسلم اقیت قرار دے دیا گیا۔ اب قابیلوں کے لئے صحیح راست ہے تاکہ اس فیصلے کو تسلیم کر لیا جائے اور مسلمانوں کے ملک میں فرض مسلم اقیت کے حقوق ماحصل کر کے خود بھی ہوں سے رہتے اور مسلمانوں کے لئے بھی مسائل پیدا اور رسائل نہ اور سفر اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا گا مسلمانوں کے خلاف اندر وون و بیرون ملک اپنی معاونان سرگرمیاں تجزیہ کر دیں۔ اپنے مغرب آفروں کی سرسری میں نظریاتی مجاہد قابیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وی جوں تک قائم کیا جائیں جس کو پوری دنیا میں دیکھنے کی سوتیں بھیا کی گئیں۔

برطانوی رواں کے بعد اگرچہ امریکی استعمار قابیلوں کی درپر وہ سرسری کا ذمہ دار ہے کیا تھا یہ "نیورولڈ آرزر" کے اعلان کے بعد امریکہ اس سازشی نوٹے کی اسلام و شہر برگرمیوں کا حکم کمالاً مانتا ہے جن کو سامنے آکیا ہے۔ پاکستان میں قائم ہونے والی حکومتوں کو یور اور حقیقت امریکہ کے اشارے سے قائم ہوئی ہے اور امریکی مخالفات کی کائنات ہیں۔ قابیانیت کی تبلیغ و اشاعت میں نہ صرف رکاوٹ ڈائے پر نسبیتیں کی گئیں بلکہ حکومتی سُٹھ پر ایسے اقدامات سامنے آرہے ہیں جن میں آئین پاکستان کی دیجیاں بھیجیں جا رہی ہیں۔ قابیلوں کے لئے اسلامی شعائر کا استنبال اسی طرح موجود ہے جیسے مساجد، بندروں اور عکسخون و نیروں کے لئے بڑے عوامی حکومتی اہل کار مسجد کے نام پر قابیانی عبادات گاؤں (مرزاوں) کا انتخاب کرتے پھر رہے ہیں۔ ہر دین، اور کاروبار، اور ملیر غیرہ دیگر حساس ملاقوں میں ڈش ایشن کے ساتھ خواکار بوسٹر فیپ کر کے اور پاکستانی وی کی نشرات جام کر کے قابیانیت کی تبلیغ کے لئے حکم کھلا کاہم ہو رہا ہے۔ ارباب انتیار کو ہار بار تو تجد دلانے کے باوجود معاشرت کی تبلیغ بڑھتی جا رہی ہے۔

دوسری طرف دینی لواروں اور جماںتوں کے خلاف حکومت پاکستان کے حایہ املاکات و اقدامات ایک نئے طوفان کی آمد کی غافلی کر رہے ہیں۔ عالی مجلس حفاظتِ ختم نبوت دنیا کے کوئے کوئے میں قابیانیت کی سرکوبی میں مصروف ہوئے۔ ضروری وسائل و ذرائع کی عدم دستیابی کے باوجود قابیانیت کا بھرپور تناقض جا رہی ہے۔ صورِ تحمل کے اس تناقض میں علامہ کرام دینی اور دینی جمادی اور دیگر دین وار ملکتوں پر نظر ڈالی جائے تو اکثر چہرےِ اطمینان نے اس پہلو پر کچھ سوچتے ہی سے محفوظ و حکماً دیتے ہیں۔

امریکی رسانے والوں کی ایک روپرٹ کے مطابق مولوی سے عوام کا رعنی تعلق ایک ایسا بھی ہے جس کا تو مغرب کے شاطروں کو ہر بیان کئے ہوئے ہے۔ نیورولڈ آرزر کی آدمیں امریکہ اس تعلق کو کاٹ ڈالے کے لئے اپنے تمام وسائل ہوئے کاردار ہے اور مسلمان ملکوں میں قائم اپنی زیر اٹھ حکومتوں کو ہر بائز ناچائز طریقے اختیار کر کے اس دینی تعلق کو غصہ کر دیں گے۔ تحریک و تغییر اور ترسیب و طلاقت کے ہر راستے سے "مولوی اور عوام" کے دینی تعلق کو ملیا میت کے بغیر "نیورولڈ آرزر" کے مطلوب مقاصد و دلائل حاصل کر بیانیا اسے دشوار نظر آ رہا ہے۔

ذکورہ بالاتمام دینی ملکتوں کے اہل مل و عصہ صفات سے مودبیات درود مبارکہ ایجاد و رخواست ہے کہ ذرا سوچتے وقت کی رفتار کو جانچئے اور مستقبل کے لادینی ملکاب سے نشیش کی تدبیر کیجئے "حمد و دینی قوت" آج اتنی بڑی طاقت ہے کہ باطل اس سے لرزہ بر انعام ہے۔

جناب میاں منظور احمد صاحب و ٹویہ کیا ہو رہا ہے؟

اللہ علی جنگل ربوہ کے ساتھ قریبی قبہ ہے۔ دہلی پر ایک رورل ہیئت سینٹر ہے۔ اس میں ڈاکٹر خالد محمود وہنگل سرجن قابیانی ہے۔ لیڈی ڈاکٹر امداد الرتب قابیانی ہے۔ سراج الدین ڈپرنس بھی قابیانی ہے۔ اس میں صرف ڈاکٹریات پچھر دی اور ڈاکٹر محمد شریف صاحب ایم اور دو مسلمان ڈاکٹر تھے۔

اب آنکھاں کے مشیر جناب غلام عباس نسوانہ ایم بی اے کی نوازشات خصوصی سے ڈاکٹر محمد شریف میڈیکل آئی اسپر مسلمان کا ایک بیانجمنے چالدہ کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ ڈاکٹر اختر بخول قادری کو سماں لایا گیا ہے اور جناب غلام عباس صاحب نے اپنال بخخ کر چارن اختر بخ کے قابیانی کو اپنی موجودگی میں دلایا ہے۔ اب ٹولی ٹولپر صرف ایک مسلمان ڈاکٹر کے ساپور انتظام قابیانی ڈاکٹروں ہے مشکل ہے۔ ربوہ میں کوئی سرکاری اپنال نہیں ہے۔ مسلمانوں بالخصوص دیسی ملائقوں کے عوام کو رورل ہیئت سینٹر لالیں سے استفادہ کرنا ہوتا ہے۔ اب چورست اپنال کو قابیلوں کے سپرد کر کے دہلی کے مسلمانوں کو قابیلوں کے رہم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ آنکھاں کے شیرنے چارن رواست و قوت یہ بھی کہا کر مجھے یہی کہا جائے گا کہ میں قابیانی نواز دیں۔ چلو قابیانی نواز سی گھر چارج قابیانی ڈاکٹر کو دو۔

غلام عباس نسوانہ صاحب آنکھاں کے مشیر اور ایم بی اے میں نہ معلوم اقتدار نے اسے کیوں اندازی اور بسرا کر دیا ہے کہ وہ قابیانیت نوازی کو غیرہ بیان کرنے میں بکھر سیکتے۔ حالانکہ اپنی معلوم ہو چاہیے کہ اقتدار آئنے جانے والی چیز ہے۔ غلام جو ہے کہ اقتدار ایک ایسی چیز ہے جس میں اکثر وہ پیش کرو گوں کی دینی تہیت و فیروز کا جائزہ ایک مسلمان ڈاکٹری جگہ قابیانی ڈاکٹر کو اسے ہوتا اور کسی قابیانی ڈاکٹر کا جائزہ ہوتا تو وہ اسے رکونے کے لئے کیا کچھ نہ کرتا۔ مگر ایک مسلمان ایم بی اے کا یہ حال ہے کہ وہ اپنال کو اسے میں فخر گھوس کر رہا ہے۔ کیا کافر کو اپنے کلر کا جائز ہے مسلمانوں کو اپنے ایمان و اسلام کا الحال نہیں۔

جناب میاں منظور احمد صاحب و ٹویہ سب کچھ آپ کے شیر کی کرم فرائی ہے۔ ورنہ آپ کی سی آئی ڈی اتنی ناہل نہیں کہ انہوں نے آپ کو یہ رپورٹ دی ہو کہ ڈاکٹر اختر بخ کہ بدترین جزوی و متصب قابیانی ہے۔ اسے ملائیت سے زیادہ مرزا غلام احمد قابیانی کے دہلی و کذب کے داریں کو پچیالے کا شوق رہتا ہے۔ فور پر تھیصل میں اس نے یہ ترکت کی۔ دہلی اس پر پرچ درج ہوا۔ دہلی سے اسے لکھا گیا۔ یہ بخواں میں آیا۔ اب جناب غلام عباس صاحب اس گورنمنٹ کو علاش کر کے لالیں لے آئے ہیں اور بیان پرے اپنال کو قابیانی بنا دیا گیا ہے۔

جناب دنو صاحب! جناب بے غیرت نہیں ہے، برادر کرم اس قاریانی نواز نواز شناسوں کو روکے کر یہ فطرہاں کھلیں ہے۔ آپ کے شیر نزاٹی کر رہے ہیں۔ جناب اور پاکستان کے مسلمان مرزا نعیم احمد قادریانی، قادریانیت، قادریانیت نوازوں پر لذت پہنچتے ہیں۔ آپ اس روشن کروکے۔ اپنے کارندوں و مشیروں کو کھوئے ہاں ہے۔ یہ آپ کی بحول ہے کہ سوالات جدوجہد کے بعد قادریانیت اقتدار کے کندھوں پر سوار مسلمانوں کے سروں پر سلطنت ہو جائے گی۔ یہ بھی نہیں ہوگا۔ تاہم یہ ضرور ہو گا کہ اقتدار پرست زبانیت کے مریض بلند اور قادریانی نوازوں کوں سے تقدیرت بھیں نجات دلانے کے لئے کرم فرقی کے راستے اور کردے گی۔

ڈکٹور لوٹا صاحب ا تو چہ فرمائیے۔ ہار بار توجہ سمجھئے کہ سرکاری خزانہ سے گارانتیت کو پالنے کی کیا سازشیں ہو رہی ہیں اور آنچاہب کے میران با تحریر کا اس میں کتنا حصہ ہے؟

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کامولانا سعد الرحمن علوی کی وفات را اظہار تعزیت

علیٰ مجلس تحقیق نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا فواد خان محمد صادق دلخیل امیر مركزیہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مركزیہ، مولانا عزیز الرحمن بالندھری ناظم اعلیٰ، مولانا اللہ وسایا مركزیہ مبلغ، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا عبدالغفار شجاع آبادی، مولانا شیر احمد، صاحبزادہ محمد عابد اور عالیٰ مجلس تحقیق نبوت کراچی کے راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا علی منیر احمد انون اور ادارہ ہفت روزہ نشم نبوت کے ارکینن مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم کی وفات پر پسائدگان کے قمیں برادر کے شریک ہیں اور اللہ رب العزت ہے۔ ماگوچیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کوٹ کر دیں تھیں اور جنہیں تھیں اعلیٰ مقام عطا فرائیے (آئین)۔

قادیانی لیڈر فیض احمد فیض کی بشارت غلط ہونے کا اعتراف کر لیا
نیو پارک میں مزراط اپنے پیشہ و کی بشارت غلط ہونے کا اعتراف کر لیا

قادیانی جماعت کے سربراہ کی تقریب میں مسلم لیگی رہنماؤر گورنر زندھ کے بھائی کی شرکت

کے لئے ایسی بخوات اکثر ڈیگر صادر کرتے رہتے ہیں۔ بر کیف ایسے سفت ہارون کی قائدانیوں کی قدریب میں ٹرکت اور ہارون پا چھبوٹ کی ان کی جانب سے تکید کی ہم ہر زور نہ م کرتے ہیں۔ ہم ٹھیک سمجھتے کہ گورنمنٹ جاتب گھوڑ ہارون کے بھی کمی نیلات ہوں گے کیونکہ تقدیرانیوں کے ہم ڈیال یادوں کو مل کے کسی کلیدی منصب پر پا کتنا لی عوام ایک لئے کے لئے بھی قبول ٹھیک سمجھتے۔ ہم بھال ہونے کے ہاتھ کسی بھی حرمی ملٹا ٹھی کے انسان کو روکتے کے لئے یہ سفت ہارون کے انتشار و اندام سے اپنی برات کا انقلاب گکہ ڈینے کے لئے ہے۔

وور سندھ سے وہ بہتے
جان بک نیز پارک میں امریکی سینٹریوں کو مدھو گر کے
قابوں کی تقریب مشدود کرنے کا اعلان ہے اُنہارے لئے یہ
کوئی تجہب کی بات نہیں اُنہارے لئے گر

پہنچی وہاں پر خاک جہاں کا فیر تھا
اور پھر یہ کہا جائی جب تک تندہ ہیں اُسیں کمیں تو
دھرتا ہے تو صدر گردی تو محترم نبی ریہیں کے نہ ان کو ایسے
بے گلے ہوئے ہیں کہ وہ بیشہ ہواں میں الٹے ریہیں اور
ذمہ پر نہ اتریں۔ اب وہ خود مخواہ نالی رائے عالم کی

گوانے کی امریک سے درخواست کی۔
ہمارے ندویک اس اسلام دشمن اور پاکستان دشمن
کاریانی تقریب کا سب سے زیادہ قاتل مذمت لوگوں کا تالیف نظر
انداز پہلو یہ ہے کہ سابق سفارت کار مسلم لیگی رہنماء اور
مودودو گورنر زندگی کے بھائی یہ صفت پاہونے نے تھی کہ صرف
اس تقریب میں شرکت کی بلکہ تقریب کی اور تھوڑا بھی لذت و کی
نہایت تصویریں اور تقریب کی۔ بنی پاکستان کو ایک محفل اسلامی

عبدالرّحيم انصاری، راچی

پر صفت میں برتاؤی سامراج کی کاشت دیور وہ تحریک
تھا جو ایسٹ کو شدید عواید دہلو کے نتیجے میں الگ چھے کے تھے
۱۹۴۷ء کو آئینی طور پر خیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا اور
وہ سال بعد ۱۹۴۸ء میں قابو گئیں کہ انتخاب تحریک ایسٹ
آزاد پختگی کے ذریعہ اسلامی احتمالات اور اسلامی شعباء کے
استعمال سے روک دیا گیا تھا جنگ آزادی دس برس گزر جاتے
پر بھی کچھ کی دم کی طرح تحریک ایسٹ یونیورسٹی کی نیزگی ہے۔
اس نے نہ اپنا طریق کلار پولڈا لورٹ ہی واقعات سے غیرت
— ۲۰ —

محل کر کے اپنی سوچ میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں۔ اسی کے روشناء جہالت کی پیشگوئی پر شائق ہونے والی خبر کے مطابق نبی یارک میں قدماں خود نے امریکی سینیٹروں کو بکالا کر جن میں یقیناً یورپی سینیٹروں بھی شامل ہوں گے ایک تقریب منعقد کی اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اس اجتنب میں قاریانی پارٹی کے سربراہ نے پاکستان کی حکومت 'عوام' قانون اور علاوہ کے خلاف ذہراںگاہ قیام پاکستان کی پددوہدہ میں اپنی پارٹی کو حصہ دار قرار دیا، اپنی پارٹی پر پاکستان میں مظالم و حکایت کی دہائی دی اور ساتھ ہی ساتھ پاکستان کی موجودہ حکومت سے مراسم و ملاقات لور رواہاں قائم

کرو اور صحیب کبھی سید الائمه حضرت محمد ﷺ کی شان ختم الرسلیت پر پچے دل سے ایمان لا کر اسلام میں داخل ہو جائیں یہ بحالی کی ہاتھ ہے، تحدیری خیر خواہی کے ارادے سے حسیں کی باری ہے، اسلام سے دشمن پتوں وہ اسلام کے رب کی گرفت سے کوئی دشمن پھنسنے لگا۔ مرتضیٰ انصاری چینی کوئی کے بعد کریم خدا تعالیٰ نے پاکستان پر ۱۹۴۷ء کو بد نیاز عطا کیا تھا کہ اپنے کاروں کو بشارت دینے ہوئے کما تھا کہ۔ "آنکھوں میں اپنے نیز کی سینی فریب کی دھول بھونک رہے ہیں" کہا یا تو کہاں سے لٹا ڈھینیں کیا ان کے پڑے پڑے کا دوار ہیں، چینیاں میں اور سرگاری لوادوں میں اثر و تفویز کی دلیل کے سال افزاد ہو ہو جیں پاکستانی آجیں و قانون نے اپنی صرف ایسا کام کہے کہ یہیں سیاسی، عکسی، پہنچو اور پاری اپنے آپ کو مسلمان ہا کر کسی کو حکومتی دستی اور نسبتی میں بھروسہ کرنے سے بے شکاری تھا اسی میں اسیں پر چاہیں پاری کے ارکان بھی چوکر کو ایک نہیں کروہ اور دجال کی مرزا اللام احمد قراوی کو اپنا رہبر و پیغمبر مانتے ہیں اللادوہ خلس اور سچی قراوی ہیں کہ رہیں "خود کو قراوی کے عباۓ مسلمان ہائیں" نہیں اور عقیدتے کے اعتبار سے اپنی دلیلت قراویت کے حوالے سے ہی کو ایں۔ آخر اس میں کون ہی تلاشی یا زیادتی ہے، مسلمانوں نے ان سے گھنی تھا کیا ہے کہ وہ عقیدہ، ختم نبوت سے عمل افراہ کی کندگی کے پیشے امام الانجیاء حضور ختم نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک و مطر رواۓ علیت و مخلص پر نہ پہنچیں، اس سے مسلمانوں کے جذبات ہمچڑھ ہوتے ہیں اور اسلام اس شاطر ان اور احتقان بقولت کو قبول نہیں کرتے۔ مگر قراویت پر نکل استعاری ساز شوں کی تاریک راتوں کا شاشاہزادہ ہے، اس لئے محل اور اضاف کی کوئی بات اسے پردازیں آئکنی اور اپنی برثت سے بچوں ہو کر اسلام اور پاکستان کے خلاف بھرت ہاں بالائیوں اور درسوائیوں کے بعد ایسی نکل سازیں ہاتے کے لئے دنیا میں دردبار کی ٹھوکیں کمالی پھر رہی ہیں۔

یقینی، سازگاری کے نعمتیں

نماز ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ہمیں پرانی وقت کی سماز اور اکرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نماز سے ہمیں بہت سے گاموں پر ہیں۔ مثلاً نماز اور اکرنے سے جسم کے تمام اعضا کی ورزش ہو جاتی ہے اور آنکھ میں عذاب سے بچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پیشوا کی بشارت جسمی ثابت ہو جیگی اور کاروں کا معاشر اور معاشر کی تلقین معاشر ایسیں اور سیدھی را پہنچانے کی تلقین معاشر ایسیں اور الی موت نصیب فرمائیں جسے اللہ نور اس کے رسول "خوش ہوں۔"

اپنے بیوی کاروں کو بشارت دینے ہوئے کما تھا کہ۔ "آنکھوں میں دنیا میں سخت مدد انتساب آجائے گے" میں تھا ختم نبوت کے اس وقت کے سارے امور کے ساتھ مدد انتساب اور ایمان میں پاکستان میں پادنیا کے کسی اور ملک میں وہ اپنا انتساب بھیجا کر سکیں اور کسیں ان کی حکومت قائم ہو جائے۔ پر قراوی لیڈر نے کس مل بوتے پر مسلمانوں کو دھمکی دی ہے اور قراویوں کو خوشخبری طالی ہے کہ آنکھے تھیں سال کے اندر اندر دنیا میں سخت مدد انتساب آجائے گا، ہم خوب گھٹتے ہیں کہ اپنی دلیلت کے لب والجہ اور ان کی لاث سے اپنی طرح واقع ہیں۔ "مولانا جالندھری" نے ہاتا وزاندہ جواب "فراہما تھا کہ"۔ "مرزا انصاری" تم نہیں بول رہے، "تمارے پیچے ایم این "میل" ایم ایم احمد اور دوسرے قراوی اعلیٰ افسوسوں کے عمدتے بول رہے ہیں۔ جوں نے پاکستان کے کلیدی مناصب پر بیٹھ کر رکھا ہے، میں جوں ہاتا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو کا، دنیا میں بھی بھی اور کسی بھی سخت مدد انتساب اگر قراوی کی حکومت قائم نہیں ہو گی اور میں جسیں نہیں دلاتا ہوں کہ تمara ہو، مقام ہے، ہو تماری اصل دلیلت ہے، بہت بلد تھیں وہاں پہنچاوا جائے کہ تحدیرے فریب کا پردہ چاک کر دیا جائے گا، پاکستان کے نیوں مسلمان اور ملاؤں حق تماری کوئی سازش کامیاب نہیں ہوتے دیں وہیں گے۔

۱۹۸۲ء کا فرمہر شرع ہو چکا ہے، جسیں سال پورے ہو گئے، قراویوں اور اکرنے کی بشارت جسمی ثابت ہو جیگی اور کاروں کا معاشر اور معاشر کی تلقین معاشر ایسیں اور سیدھی را پہنچانے کی تلقین معاشر ایسیں اور الی موت نصیب فرمائیں جسے اللہ نور اس کے رسول "خوش ہوں۔"

ظہروں میں اپنے نیز کی سینی فریب کی دھول بھونک رہے ہیں، "کہا یا تو کہاں کو پاکستان سے لٹا ڈھینیں کیا، ان کے پڑے پڑے کا دوار ہیں، چینیاں میں اور سرگاری لوادوں میں اثر و تفویز کی دلیل کے سال افزاد ہو ہو جیں پاکستانی آجیں و قانون نے اپنی صرف ایسا کام کہے کہ یہیں سیاسی، عکسی، پہنچو اور پاری اپنے آپ کو مسلمان ہا کر کسی کو حکومتی دستی اور نسبتی میں بھروسہ کرنے سے بے شکاری تھا اسی میں اپنے نہیں بھروسہ کرنے سے مخالفت کا مظہر ہو کرتے ہیں، ایسے ہی قراوی پاری کے ارکان بھی چوکر کو ایک نہیں کروہ اور دجال کی مرزا اللام احمد قراوی کو اپنا رہبر و پیغمبر مانتے ہیں اللادوہ خلس اور سچی قراوی ہیں کہ رہیں "خود کو قراوی کے عباۓ مسلمان ہائیں" نہیں اور عقیدتے کے اعتبار سے اپنی دلیلت قراویت کے حوالے سے ہی کو ایں۔ آخر اس میں کون ہی تلاشی یا زیادتی ہے، مسلمانوں نے ان سے گھنی تھا کیا ہے کہ وہ عقیدہ، ختم نبوت سے عمل افراہ کی کندگی کے پیشے امام الانجیاء حضور ختم نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک و مطر رواۓ علیت و مخلص دشمن پر نہ پہنچیں، اس سے مسلمانوں کے جذبات ہمچڑھ ہوتے ہیں اور اسلام اس شاطر ان اور احتقان بقولت کو قبول نہیں کرتے۔ مگر قراویت پر نکل استعاری ساز شوں کی تاریک راتوں کا شاشاہزادہ ہے، اس لئے محل اور اضاف کی کوئی بات اسے پردازیں آئکنی اور اپنی برثت سے بچوں ہو کر اسلام اور پاکستان کے خلاف بھرت ہاں بالائیوں اور درسوائیوں کے بعد ایسی نکل سازیں ہاتے کے لئے دنیا میں دردبار کی ٹھوکیں کمالی پھر رہی ہیں۔

قراوی ہمایت کے برسرور اونٹے اپنے مات و الون یعنی اپنی پاپی کے دنیا پرست مہربان کوئی کی بد عقیدہ کی پرداش

میں ماحصل الموت سماش تیار کر کے ہنگامے میں ہوئے ہو، جنم سے ڈرانے کے

کے مجاہے پیش جو ہے اسی میں دنیا بزرگوں اور پچکانہ پیشگوئیوں اور پیشگوئیوں اور پیشگوئیوں کے چل میں پہنچائے رکھا ہے مگر اب ایک بیج و دنچ اس کے پر لکھن غوردار ہوا ہے یعنی اس میں قراویت کا سازشی زبان ہی کار فرایا ہے۔ واقعہ ہے کہ قراوی میلک کذاب مرزا اللام احمد کے پیشے بالائیں

لے جیوارک کی نکوکر، قریب میں دورانِ حظاب دنیا میں

کسی بھی جگہ اپنی قراوی ہمایت ایجاد کر کے مرمد اور لادوں کی تربیع کر دی جائے گی اسے پیشو

قرہ جاہیں آجیں مرتضیٰ انصاری مرتضیٰ احمد کی ایک بشارت اور پیشگوئی کے لامد ملکت ہوئے کا اعتراف کریا ہے۔

قراویوں اور ان کے مزدوروں نے یادوں کو عکسیں ہے یادوں کو کوکنے والے جھوٹے ہیں بچ۔ اصول یہ ہے کہ

دوسرے گورا حافظ نہ باشد یعنی بھوتے آری کی یادوں کی احتجاجی کرو رہو تھی ہے

بلکہ اس کی قوت حافظ نہ ہوئے کے رابرہ ہو تھی ہے۔ اس لئے اپنی یادوں ہو گا، ہمیں یاد ہے، "ہم اپنی یادوں کی احتجاجی ہیں آج

آجھیں مرتضیٰ انصار قراوی نے بڑے غور لور اکتوبر کے ساتھ



FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236

ممتاز زورات - منفرد ذراں
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS
34. MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G. HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

مختصرہ بنیقتہ

ایک جن کو حکم دوا۔ اس نے مٹون میں اس وزیر کو ہندوستان کے ایک دور دراز علاقے میں پہنچا دیا۔ انگلی جن اندر کر گیا ہی تھا کہ ملک الموت تشریف لائے اور اس وزیر کی روح بچن کر لی۔ کچھ دن بعد ملک الموت حضرت سليمان علیہ السلام کے پاس پہنچ آئے تو انہوں نے ان سے اپنے وزیر کے متعلق پوچھا تو اور احمد بھی یہاں کیا۔ اس پر ملک الموت نے عرض کیا کہ مجھے نہ اغتیل نے حکم دوا کہ غالباً اس وزیر کی پان ہندوستان کے قلاں علاستہ میں نلاں وقت بچن کرو۔

میں آپ کے دربار پہنچا تو اس وزیر کو دباؤ کر کے حکم دیا جانے کا اس کے متعلق تو مجھے حکم ہے کہ

قلنس جگہ اس کی روح بچن کروں یہ بھاں موجود ہے۔

بہرحال میں حکم کے متعلق وہاں پہنچا تو اس وزیر کو دباؤ پیدا

اور میں نے روح بچن کر لی۔ حضرت سليمان علیہ السلام نے

اپنا واقعہ بیان کیا اک تمدداً و دیکھنے کی تھا پہنچ اس وزیر نے مجھے

سے درخواست کی کہ مجھے فوری طور پر اس جگہ پہنچا دیا

چاہے۔ حافظ محمد حنفی صاحب کی رحلت بھی اسی حیثیت کی

ایک خاص دلنشیزی بیان ہے۔ رہو سے ملک میٹھے۔ ملک بے

آپ کا عادت قریب ہے، وہاں تشریف نہیں لے گے۔ دفتر

ختم نبوت کرائی پہنچے۔ انگلی حضرت مولانا محمد یوسف

لندھی ایڈی اور دکٹر ملکاہ کرام کو سلام بھی نہیں کیا کہ آپ

تلخیز اور دلکش ملکاہ کرام کے دربار میں مخفی ول حسن

کو گھر سے بیالے۔ انہوں نے آگر کمالی میجاہی کیا تھاں زندگی کی

حراست ہوتی تو اکثری میجاہی کام کرتی۔ موت کے آئے

ڈاکٹری، حکمت و تعلیف اور تقویۃ قائم بیکار جانشین ہے۔

انہوں نے بتایا کہ حافظ صاحب رحلت فراگے ہیں۔ ملک محمد

حنفی سارپوری خوش قسم ختم نبوت کے خاتم شیخ یا پاہ کا

یہی حق تھا اکثری میجاہی کی رحلت موت فیض ہو۔ لام محمد روت

الله علیہ کی وفات کے بعد ایک بزرگ کو خواب میں آپ کی

زیارت ہوتی تو انہوں نے سوال کیا کہ موت اور نزع کی

تکلیف ہے تھت ہوتی ہے۔ آپ اس کیفیت سے گزرے

ہیں۔ اس کے متعلق کچھ فرمائیے۔ انہوں نے جواب میں

فریبا کہ میں تو موت کے وقت "مکاتب" کے سماں کے

بارے میں خود و فلک کر رہا تھا اس لئے نزع کی حالت کا

اساس تھیں ہوا۔ روایات میں پڑھتے ہے کہ موسیٰ کی

روح آسمانی اور راحت سے کھلی جاتی ہے۔ سنت پلے آرہے

ہیں کہ موت کی تجھ کا تین اللہ تعالیٰ نے فرمادا ہے۔ اسی

وقت اور اسی جگہ پر موت آئے گی۔ اس سلطے میں حضرت

سليمان علیہ السلام کے ایک وزیر کا تھا۔ بھی تین میں پڑھا

ہے کہ حضرت سليمان علیہ السلام کا دربار لاگا ہوا تھا۔ انہاں

اور بعد ازاں بفت روزہ ختم نبوت کے اجر اور کے بعد بہت

روزہ ختم نبوت سے واپس ہو گئے۔ حضرت مولانا محمد علی

چالندھری سے والاندھ عقیدت و ولائی تھی کہ ہر حرم کے

صلاب پر ارشاد کر لیں گے اسی رفاقت پھوڑنے کے

لئے تیار نہیں ہوئے۔ شلواری کے جھبخت میں نہیں پڑے

بلکہ اپنے کام سے شادی کر لی تھی۔ ان رات فتنی میں

ہلت روزہ، کام کرتے رہے تھے۔ ختم نبوت آپ کا اوز صاح

پہنچنا تھا۔ گزشتہ کچھ مرد سے کراچی کے ملات نے بوجے

ختم نبوت کے خاموش مجالہ، حافظ

حافظ محمد حنفی ملک حکم رہائش پوچھ کا نظر آخرت

مشتی محمد جیل خان

لے آؤ۔ کچھ بوجہ محسوس ہو رہا ہے اور خود لیت گے۔ اللہ
دارث بوالی لے کر والیں آئی تو دیکھا کہ آپ سوئے ہوئے
ہیں۔ بلکے ایک کوشش کی تو جیسے لمحے پسیں گی۔ آخر
ساتھیوں مولانا محمد علی مصدقی، تھاری حمد سالک، بھائی محمد اور
رائنا کو تھیلا۔ ساتھیوں کے تو محسوسی ہوا کہ حافظ صاحب
چپ چاہا اپنے میتھی اور اپنی سترے رو دے ہو گے۔ دی^۱
سالیں نہ رکت دل اور شہزادی طرف پل اس طرح سے کہ ۲۴ اس
ڈاکٹری طرف دوڑے۔ دوپرگی وجہ سے دکانیں بند ہیں۔
مشتی محمد حنفی ختم نبوت کے سماں صاحب (تو خود چار
سل سے صاحب فراش ہیں) کے سماں بڑے ڈاکٹر مول حسن
کو گھر سے بیالے۔ انہوں نے آگر کمالی میجاہی کیا تھاں زندگی کی
حرارت ہوتی تو اکثری میجاہی کام کرتی۔ موت کے آئے
ڈاکٹری، حکمت و تعلیف اور تقویۃ قائم بیکار جانشین ہے۔
انہوں نے بتایا کہ حافظ صاحب رحلت فراگے ہیں۔ ملک محمد
حنفی سارپوری خوش قسم ختم نبوت کے خاتم شیخ یا پاہ کا
یہی حق تھا اکثری میجاہی کی رحلت موت فیض ہو۔ لام محمد روت
الله علیہ کی وفات کے بعد ایک بزرگ کو خواب میں آپ کی
زیارت ہوتی تو انہوں نے سوال کیا کہ موت اور نزع کی
تکلیف ہے تھت ہوتی ہے۔ آپ اس کیفیت سے گزرے
ہیں۔ اس کے متعلق کچھ فرمائیے۔ انہوں نے جواب میں
فریبا کہ میں تو موت کے وقت "مکاتب" کے سماں کے
بارے میں خود و فلک کر رہا تھا اس لئے نزع کی حالت کا
اساس تھیں ہوا۔ روایات میں پڑھتے ہے کہ موسیٰ کی
روح آسمانی اور راحت سے کھلی جاتی ہے۔ سنت پلے آرہے
ہیں کہ موت کی تجھ کا تین اللہ تعالیٰ نے فرمادا ہے۔ اسی
وقت اور اسی جگہ پر موت آئے گی۔ اس سلطے میں حضرت
سليمان علیہ السلام کے ایک وزیر کا تھا۔ بھی تین میں پڑھا
ہے کہ حضرت سليمان علیہ السلام کا دربار لاگا ہوا تھا۔ انہاں
اور جنات حاضر تھے۔ ملک الموت کی تشریف اوری ہوئی۔
حضرت سليمان علیہ السلام سے بات کر کے والیں تشریف لے
گے۔ ملک الموت کے جانے کے بعد حضرت سليمان علیہ
السلام کے ایک وزیر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ
بلکہ اپنے کام سے شادی کر لی تھی۔ ان رات فتنی میں
جھگٹ پتہ دو رکنیں بھگوا دیں کیونکہ ملک الموت نے مجھے
بیجب نظروں سے دیکھا ہے۔ حضرت سليمان علیہ السلام نے

ہفت روزہ ختم نبوت کے روز دن خاموش مجالہ،
اسل مذیر مستول حافظ محمد حنفی سارپوری، جس قاوی
اور گھناتی کے ساتھ بہت روزہ ختم نبوت کے اجراء سے اچ
مکھ خدمت انجام دے رہے ہے تھے اسی خاموشی اور سکون
کے ساتھ سر آخرت کی طرف پل اس طرح سے کہ ۲۴ اس
موت پر رٹک آتے تھے۔ اے نس ملحت لوث بات اپنے اپنے
رب کے ہوار رجت کی طرف پل اس طرح سے کہ ۲۴ اس
سے خوش اور دہ تھی تھے نوش۔ پھر شال ہو بیمار سے ناس
ہندوں میں اور داصل ہو بیماری بنتی ہے۔ ۱۱۷ و ۱۱۸
راہوں۔

جمرات ۲۴ جنوری الاول بمطابق ۲۰ نومبر ۱۹۹۳ء کو حافظ
صالب رہو میں حرج حرس مالی ختم نبوت کا انفرض میں رہنے
میں فریض اور کرکے کراچی دہلی پڑھے۔ ساتھیوں سے پہچا
کر آئیں کیونکہ کچھ لگے کہ دفتر ختم نبوت ملک میں رہی
کے نکل کے انتشار میں آئیں اسی ورنہ ملک کو کہنے جاتے
ہیں بھل ختنی ختم نبوت کے کارکنوں کو اپنے اساف و اکیر
امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ نباری، حضرت قاضی
احسان احمد شیخ آبادی، حضرت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا اعلیٰ دینی اختر، حضرت مولانا محمد شریف
چالندھری^۲ سے یہ سبق ہا ہے کہ جماعت کی جماعتیں
امامت بے اس لئے بست اقتیاد اور دیانت و امانت کے ساتھ
اس کو خرچ کیا جائے۔ ایک پانی اور پیسے کا صاحب
جماعت احباب رکھتے ہیں اس لئے اب بھی جماعت میلن اور
عمل کے افراد اور ملیں کے تیرے درج میں ستر کرتے ہیں۔
حافظ محمد حنفی صاحب بھی رہیں کے تیرے درجے کے تک
کے انتشار میں پڑھتے ہے۔ جمرات کی ۲۴ دفتر ختم نبوت کا
کرہت روزہ ختم نبوت کا کام و گھنائی شروع کیا۔ بہت روزہ
کے خطاں نوشی میں پڑھتے ہے کہ سیمیں ٹکیں ملک فرادیں
گاہک تیار کر کے بیٹھ دیا جائے۔ کچھ لگے کہ سرکی حکمات
ہے۔ بنت کو اتنا دین ایک نکل کر کے بھگوا دیں گے، بھالا کام
جذاب مولانا جیسیں احمد نجیب صاحب سے کارکوں اور پر کو قیام
ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھلایا جائے پی، تین بچے اپنے
میں تشریف لے گے۔ سینے کے قریب کچھ تھکیف محسوسی کی
و ختم نبوت کے کارکن اللہ وارث سے کہا کہ سیمیں اپ

الذین دی تقریباً بیک بات ہے کل تو ہم نے رخصت کیا
تھا اللہ تعالیٰ نے رضاۓ راضی پیش۔ مولانا سماحتی ہم سے
رخصت ہے یا نہ ہم اپنے کارکن کی خدمات سے خروم
ہو کے۔ کراچی کے تمام ساتھیوں مولانا سعید احمد جالبیوری
مولانا عزیز احمد قادری، "عم اوز ریما" نوشی محمد عبد الشاد اللہ
وارث قادری محمد سالک، مولانا محمد علی صدیقی، ماحفظ راشد
ابو، "بیتلی" میران شاہ، "نوشی محمد علی" مدھان و فہری افسرو، ہو گئے۔
ذیان پر یعنی اللہ تعالیٰ نے ماہ ساچے دیکھتے ہم سے
رخصت ہو گئے۔ انسان اپنے کارکرہ اور بناجڑ ہے۔ ابھی انسان
موت کی سماں رکان پہنچ آئی۔ کچھ قسم ہیں کہ دفتر
ختم نبوت میں یہی بہان بہان آفرین کے پر کوئی۔

مانند ساچے دیکھتے ہوئے اور اپنے انتہاء سے
پاس خدمات سے یہیں کارکن بناں تھیں ختم نبوت کے لئے
ایک علمی مانند ہے۔ حضرت امام حسن حضرت مولانا عزیز اللہ
محمد، حضرت امیر دوم مولانا محمد عساف لدھیانوی، حضرت
مولانا عزیز الرحمن "حضرت مولانا اللہ عالیٰ" میں تھیں ختم نبوت کے
دوسرے مانند ہوئی باؤں میں تھیں کمال بناں تھیں ختم نبوت
امیر دوم حسن تھا بیانیت کے موافق۔ مولانا محمد عساف لدھیانوی
نے پڑھایا۔ علامہ کرام اور طلباء مقام کی دعاویں سے رخصت
ہو گئے۔ ملاں ایزاز پوری رہ پہلی ختم نبوت کے کارکن
مولانا عزیز الرحمن "بالد عربی" مولانا اللہ عالیٰ اور مولانا علی اور
کرام نے اپنے محبوب سماحتی کے جد خانی کو دوسوں کیا اور
علامہ کرام کی رفاقت میں نمازِ جنازہ ادا کر کے ان کے گاؤں
بلجیں پر فنا کر دیا۔ اسی پاس خدمات موت کا حق ماننا
صاحب کا حق تھا کہ بہوں نے اپنی زندگی عقیدہ ختم نبوت
کے لئے وقت کر دی تھی۔ انشاء اللہ العزیز اس وقت ماننا
صاحب یہی اکرم حسن تھے کی اس محبت کی نسبت سے
جنت الارضوں کے منزِ لوث رہے ہوں گے۔

یہیں مشن اور کام کے لئے باتی۔ اسلام نبی
اکرم تھے کی تھیں تلقیمات کا عقیدہ ختم نبوت بالی ہے۔
ہر سماحتی مانند ساچے دیکھتے ہم سے ختم نبوت کے میں
کے لئے اپنی ذات اور خدمات کو وقت کر دے۔

وعلاء و بنی و منا گھو سے تاریخیت کو نجع کیا۔ محبہ ملت
حضرت مولانا غلام غوث بزاروی نے تجدید علامہ اسلام کے
ترینمان "ترجمان اسلام" کو لاہور سے باری کی تو اس میں
بلور میر جاوون کے کام کرنا شروع کیا۔ جاتا ڈاکٹر احمد
حسین کمال کے سماحتی مرسن تک اس پر چھ میں کام کرے
رہے۔ تجدید علامہ اسلام کا بلیغہ گروپ بنا کر آپ حضرت
مولانا غلام غوث بزاروی کے پچھے بندھ دار "المُعْتَدِ"
راوی پیشی سے نسلک ہو گئے۔ سلاماں اس میں خدمات

محمد شریف پاندھی عربی "مولانا عزیز الرحمن" حضرت امیر سماحتی
رسالہ حضرت مولانا محمد عساف لدھیانوی "مولانا عزیز الرحمن" اور
الرحمٰن حضرت مولانا عزیز الرحمن "مولانا محمد علی" مولانا علی
یوسف لدھیانوی "مولانا عزیز الرحمن" اور صاحب "مولانا عزیز الرحمن" کی
وہ سماحتی اسلاف والاگر کی میت میں ختم نبوت کے مشن
سے والبر رکل ۳۵۵ تحریک ختم نبوت "مدد" تحریک ختم
نبوت میں جایا جائیں کیا جیسے تھیں تھے کہ موت آئے کی وجہ تھیں
آخیری لمحے بھی ہفت موت و دوسرے ختم نبوت میں تھیں تھے کہ موت دوسرے
کرا را اور خاتم ہالجیکی میامت کر مانی جائیں تھیں تھے کہ موت
کے دفتر سے سڑھتھر کو روانہ ہوئے اور تھیزرو شفیع کی
سماحت دفتر ختم نبوت میں کارکن ختم نبوت اور علیاء بہادر
بزرگی ملک کے بھت روزہ ختم نبوت کا لیٹی ہیں ہوں۔
سماحتیوں کے سماحتی بھت اور خدا پر طلاقی کے سماحتی ایسے پیش
آئے کہ ہر شخص کریڈہ ہو جائے کی بات اتنا تھا ہوتا
منہ پر کہ دیا۔ اگر پات مان لیں گی تو تھیک درست فرماتے ہم نے
تو راستے دے دی اب ہو تھا اپنے امیر حضرت بزرگی ملک پاپنڈیں۔ اسے
آپ کو یہی ختم نبوت کا سپاہی تصور کیا۔ نہ مودے کی لائی
اور دشمن پہاڑ کی گلری۔ نہ اباوس میں شرکت اور
صدارت کا شوق، نگاہی بہت زیادہ پنڈ تھی۔ ربوہ ختم نبوت
کا انفرادی کی شرکت ایک ایسا معمول تھا جس کی پاندھی یہ طے
کی۔ کری ہو یا سوی، اسی میں ضرور شرکت فرمائے۔ اس
کی روپر ٹکک بھی خود کرتے۔ لورن کا نظریں کے لئے
سامتحیں نے کمی و نقد کیا۔ کچھ گلہ ہمارا کام ضمیں ہے۔ ہم
اپنے لگبھی میں ایسے ہیں۔ گھرانےوں سے اپنے اکابر کی ملخ
خت نبوت تھی اور ان کی یہ نفڑت ختم نبوت کے اداروں
میں بیش جملکی۔ خوش قسمت اور خوش ضریب تھے کہ لڑ
تھلی میں تھوڑی اسی میں ضرور شرکت فرمائے۔ اس
لہب مطافرا کر اپنے محبوب تھیں تھے کی عقیدہ ختم
نبوت کی خلافت کے لئے وقت فرا دیا۔ زندگی بزرگ امیر
شہزادی حضرت قادری "حضرت مولانا محمد علی جائز عربی"
تھامی احسان اور فتح عابدی "مولانا علی صیہن اختر عربی" مولانا عزیز الرحمن

مولانا اللہ عالیٰ

عَلِيٌّ مُحْمَّدٌ وَ مَرْكَبٌ كَيْمَنْجَلَّ أَدَلَّ

آہِ احْسَرْتَ حَافظَ مُحَمَّدَ حَنْدِيفَ نَدْكُمْ سَهَانْزِوْمِيْ

فرانق مخالف کو دلائل و برائیں سے بند کرنے کا سلیقہ قدرت نے آپ کو بخشاتھا

۲۰ آگسٹ ۱۹۹۳ء بروز حضرت بوقت سازی تھے جن بیجے
دن حركت قلب مدد ہوئے سے کراچی میں حضرت علامہ اسلام
حنیف ندمیم سارا پوری المثل نما گئے۔ ابا اللہ و لالی
رائجنون۔ حضرت علامہ اسلام صاحب مرثوم راجہت برادری سے

بِحَثَّةِ بَوْقَةَ

سچ سلاست اور چوڑا تر و تازہ تکل چوکی روشنی مزید گھرگی
تھی۔ موٹ کے آنار تک دیکھ۔ ایسے گھوس ہوتا تھا کہ
میلی گئی بیڈ سوارے ہے۔ حاضرین نے چرے کا دیدار
کیا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالد ہری کی انتہاء میں پانچ
بیجے شام نماز بناڑہ چڑھی گئی اور کوڑاں یعنی کے
کمرزی ہاتھ اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن سلب
چالد ہری دامت برکات ہم کی قیادت میں ملک دفتر کا محل۔ اور
دیگر رفقاء نے آپ کے گیوت کو صول کیا۔ ایسے لیس کے
ذریعہ مولانا عزیز الرحمن جالد ہری بعد خان مولانا محمد علی[ؒ]
صداقی ان کے گیوت کو لے کر کوڑاں میں نشیف
لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ کے جد خانی کو گیوت سے نکلا
کیا۔ چوڑیں سمجھے سے نیادہ وقت گورنے کے پاہوڑوں نہیں
لشیب ہو۔ آئیں۔ بخوبی اتنی الائی انکر کیم۔

حیاتم دیں۔ بعد میں کرایتی سے ربانی اس سادب نے روز نامہ "سداقت" چاری کیا تو اپنی نہادت اس کے لئے وقف کر دیں۔ وہاں سے حضرت اندرس مولانا تاج محمود صاحب مرزاومہ و مختار کی خواہش پر بہت دار "لواؤک" فیصل ہبہ سے شلک ہو گئے۔ حضرت مرزاومہ کی رفات کے بہترین لواؤک کو مکمل طور پر آپ نے سنبھالا دیا۔ کرایتی سے مالی مچاس تخلیق فتح نبوت کا کام و سرا برہمنان بہت دار "فتح نبوت" چاری ہوا۔ تو آپ کا حضرت مولانا گھر شریف جالندھری رحمت اللہ علیہ نے اس میں تقدیر کر دیا (توڑے بہت معنوی و قند کے ملاوہ) آئوم دیجیت اس پر چوتے ولابت رہے۔ مرزاومہ بہت ہی لمساہدار اور

اہل حق کا ترجمانِ رخصت ہو گیا

ابن عبد الرشيد
النصاري

حافظ محمد حنیف ندیم سهار پوری^۱ گاسانخه ارتحال

ہفت روزہ ختم نبوت کے مرتب حافظہ محمد حنفیہ سارانہ پوری ۱۳۲۰ھ جلوی الادل ۲۰۰۴ء آئندہ کو سپرست اتنی بچے کے قبیل اس دنیا نے فلکی سے عالم ہاتھی چانپ رہت فرا مگے۔ امامہ و امامیہ را ہوں۔

محوس کرتے تھے۔ ان کی نواہش ہوتی تھی کہ تمبل رنچہ
تخار ہوں۔ تغیر اُقْم الْحَرُوفِ کے ساتھ ان کا یہ شہنشاہ و
سرپریان برکاتہ رہب ہے تغیر کی تحریرہ دین کی اصلاح فرمائے
تھے۔

سال تسلی جب مولانا عبد الرحمن یعقوب پاہانے کرائی سے
عینیہ، ختم نبوت کا پیام ہام کرنے اور فتنہ چڑھانیت کے
وقایت کے لئے بفت روزہ ختم نبوت کی مشاہدات کا آغاز کیا تو
بھلیں تھیں ختم نبوت نے اپنیں کراپی بھیج دیا۔ اس طور پر
مرس میں ملا جو محض حیف صاحب نے اپنی خدمت میں اسلام
درکون میں حصہ لیا۔ اپنی شادی اور صلیاتیوں سے لعل حق کی
آواز کو پہنچایا اور ان کی وقت کو پیدھیاں مگر نیلیاں ہوئے اور
شرت پانی کی بھی کوئی اولیٰ ہی تناوار کو عرض بھی نہیں
قلم کے دستی تھے، قلم و پتھر کے میدان میں ان کا قائم شہ سوار
تحل قدریانیت کے لفڑی لو ریا۔ یا تھا اپنے میں لکھنے کے ہاتھ
روزہ ختم نبوت میں شائع ہونے والے ان کے لوارے و اپنی
سماں کی پیشانی کا جھومن من کر محلات رہیں گے خود ساری
مراہی حق سے وابستہ رہے "مرکزی دینی اورادوں میں اتم
صاحب پر فائز رہے اور اکابر کے قریب رہے" اپنی بھی
پوری دنیا بانٹنے پر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ آخر دم عک
بند و اڑام کے کاروائیوں کے ساتھ حمرازوں کی کرتے رہے
دہلی سے بیصل اور بیمال سے دہلی قضاۓ فیصلوں پر راضی
رہے۔ انہیں بہت کم لوگ جانتے تھے ہم و نور دست عرب بربر
ایسے کاروائیوں کی روپے کہ ان کے انقلاب پر دہلی خیز بھی کسی
اخبار میں نظر نہیں کیا تھا۔ وہ دوست مرگ ایک
ہی ولی رحمتی ڈاکوں سے وابستہ تھے۔ بفت روزہ ختم نبوت ہی
مورقریبیہ کے روکن رکن اور مرت و درجے تھا۔ اس کے
مذکور کلریشن لیا تو مولانا بزراروی رحمت اللہ علیہ کے حکم
سے کراچی آگئے۔ جعل خیاء الحق مرجم کے مارشل لادنے

سات سال کی عمر کے تھے کہ وہ مدرس سا بب و اخلاق ہوئے۔ پہلے سال والدہ سا بب فوت ہو گئی۔ جنگی بین بھالی کوئی نہ تھا اور خود بھی زندگی بھر مگر رہے۔ ان کی کل کائنات ایک بیک تحمل جس میں چند ہوڑے کپڑے پہن کرائیں ہوتی تھیں۔ ابھی خاصے کا باب تھے۔ پتھری کام بھی جانتے تھے۔ صدقی آپ کانٹرولز کے بیرون نہیں بنت کا نظر لون کے بیڑ دلخواہ مسجد ہباب الرحمت پر انی نمائش کراچی و دہلی تھے۔ جامع مسجد ہباب الرحمت نبوت کی عمارت پر قائم ترکمانی دہلی تھی۔ جلس تحریک شم نبوت کی عمارت پر قائم ترکمانی احمدوں نے خود فرمائی تھی۔ ابھی خاصے دبیر الشر تھے۔ بخدا وار شم نبوت کی اکثری پیشتریز اکنگ میں خورہ بھالی فراہتے تھے۔ مرہ بیاس سال سے مجاہد ہو گئی۔ صدقی آپ کانٹرولز پر تحریف لائے۔ والدی پر اپنے پیغمبر بھی زار بھالی ماذہ خلیل احمد قیصر اور دیکر اہوا سے ملنے کے لئے کروڑ ملی میں گئے۔ خلیل سا بب کے پاں ان کا رہنا سما تھا۔ جنمی گوارنے کے لئے بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ والدی پر در کو ملکان تحریف لائے حضرت مولانا مرحمن الرحمن سا بب جالندھری نے ایک دن کے لئے روک لیا۔ منکل دفتر مرکزی رہے۔ پیدا کو فتحیر گھر سے واپس آیا تو دفتر میں ملاقات ہوئی۔ دن بھر ساتھ رہے۔ شام کو انہوں نے ڈکر ایکچھی بھروسے کراچی کے لئے سڑکیں تعمیر کو دہاں پہنچے آرام کیا۔ انہر کے بعد معمول کے مطابق کام کیا۔ سو اتنی بیجے ایک بیجے کو بوئی لائے کے لئے حکم کیا۔ پچھے والدیں آیا تو آپ کی طبیعت

طہاہ و اساتذہ اور فخرِ ختم نبوت کرائی کے جملہ ارکان نے
حضرت نائب الامر مجلس تحریک ختم نبوت مولانا محمد عین
لہ حسینی صاحب مدحکاری امانت میں لیازِ عشاء کے بعد
مانو صاحب کی نمازِ بنازہ اوایل اور تینیں کے لئے ان کے
ہدفِ شاکی کو پڑ دیجیا ہوا ای جہاں ملکان روشن کر دیا گیا ان کی
موت سے پیدا ہوئے والا خالہ گجر محوس کیا جاتا ہے کہ
جاتے والے ائمہ بھی بھول نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی
مذمت فرمائے اور ان کی درج کو روپِ اکٹھنے ختم نبوت کی
ارواحِ متدہ کے ساتھ ہجت کر دے۔ امام اخفر احمد
ارض۔ (آئینِ ثم آئین)۔

۶۰

کر تیا تو مالک صاحب اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ شاید یہ
سرورِ کائنات مخالف ہے کہ ہوس ختم نبوت کے تذکاروں
و تحریک کے لئے بے ریاض و ہدف کا صدقہ ہے کہ مالکِ محظوظ
صاحب کو اگرچہ اپنے تحریک سے مکاروں اُنلیں و مردوں سے آئی
لیکن ان کا بنازہ مجلس تحریک ختم نبوت کے دفتر سے انسانیتیا
ایک صاحب ایمان کے لئے یہ امر امزاج ہے۔

انچا کیا ہو تھا کو مارا ملک سے دو
رکھ کی میرت مدد اسے میری ہے کسی کی ان
دہ ہو مسجد باب الرحمت سے مرکراہا مدد اسے ارم
الرحمیں اس کے لئے دامت اور بخش کے دو اوانے
کھوں دے (آئین)۔ چاہدہ علم اسلام یہ ذہنی ملکان کے

ہمدردی مالک کا صدقہ ہے، مگر وہ فاشمارتے انہوں نے
مدد و فائیا تھا لیکہ دو ہندوں ملک سالانہ ختم نبوت کا نظریں میں
تحریک کے لئے مدینہ کیلے ملکان اور قبائل آپری گی گے
غلاباً کروزِ اعلیٰ نیشن ٹسلی یہ اپنے گرفتاری گئے ہوں
گے۔ سب احباب و علماء اور امراء اور اقارب سے میل مذاقات
کے بعد مہر اکتوبر جمعرات کو کراچی و ایس پیپری گیا رہ بیکے
مسجد باب الرحمت دفترِ بہت روزہ ختم نبوت میں والیں
تحریک لے آئے۔ دفتر کے جملہ ارکان سے تسلی سے جب
مذاقات کر کے کھانا کھا کر اپنے کرے میں ستری تھکان
اندر لے کے لئے گزر پڑے گے تو مٹڑا خرت کا پیغم برکت
فرشتنگل انخل آگے۔ اللہ وارد اس کے لئے پانی کے

مولانا سید الرحمن علوی کی وفات

محمد علی صدیقی گراپی

صاحب مولانا عبد اللہ انور کا تصوری قربِ ماملہ رہا۔ آن
کل نبوت خلادہ اسلام کی گروپ بندیوں سے کافی بیویت
لیکن اس بیوی کے بعد بھی اتنا بھی کوشش میں ہمسروت
صرف تھے۔ وہاں پہنچے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نبوت خلادہ اسلام
میں اتحادر انتقیل نسبت فرمائیں (آئین)۔

مولانا مردوم کو اللہ تعالیٰ نے سحالت کا ملک۔ عطا فریادا
تھا۔ آپ کی پیاری پیاری خیر و شہزادہ رسول اور شہزاد
صحابہ کو کمال کر کی تو ہی اسٹ مسلم میں ایک اٹ پیدا کرنی
چکی۔ آپ کے تحریر کردہ مٹاٹیوں پندرہ روزہ الاجر رہتے
رہو رہے تھے۔ مولانا عزیز اسلام ہلت رہو رہے خدامِ الدین ہافت روزہ
اواک اپنی مجلس تحریک ختم نبوت کے ہلت رہو رہے تھے۔ مولانا عزیز
نبوت میں شائع ہوتے رہے اور ایک مرد سے آپ کے
ضمیمن روز بندہ پاکستان میں باقاعدگی سے شائع ہوتے تھے۔
وقات کے درمیں جو شہزادوں روز بندہ پاکستان میں شائع ہوا اس
میں آپ نے اکابر خلادہ دیوبند کی کمل طور پر تھبیل کر تے
ہوئے رہو رہے پاکستان میں شائع ہوا اس میں آپ نے اکابر
خلادہ دیوبند کی کمل طور پر تھبیل کر تے ہوئے سب سے پہلے
حضرت مولانا محمد علی چلاندھ عزیزی سے توہت ہی تعلق تھا اور
اس تعلق کا ازار از اس سے بھی ہوتا ہے کہ مولانا مردوم نے
حضرت مولانا عبد العزیز کی ساری جیاتی ترتیب دی واس
یر کا تم کی خدمت میں وار الظم و دیوبند خط کھسا کر میں آپ
سے بہت دوسرے ہوں اس لئے خدمت میں حاضر ہو کر اختلاف
حاصل نہیں کر سکا آپ مجھے اجادتِ فرمائیں تو میں پاکستان
میں بھائی مجلس تحریک ختم نبوت کے ایم جم کریم حضرت مولانا
خواجہ خان تحریک ختم نبوت کے ایم جم کریم سراجیہ کدیاں
والوں سے تعلق ہو رہے ہوں۔ حضرت مولانا عبد العزیز دامت
برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہو کر اختلاف
خاندراں حضرت مولانا عبد الرحمان خان مولانا خواجہ
خان گور صاحب دامت برکاتہم کے مرد ہو گئے اور ہر ہا
باقاعدگی کے ساتھ خلادہ سراجیہ میں حاضری دے کر حضرت
اللہ سے اختلاف حاصل کرنا شروع کیا ہے تو مولانا کا اور
خاندان حضرت مولانا خواجہ خان گور صاحب دامت برکاتہم
سے مسلط بیت سے خلک ہے۔ مولانا مردوم نے ۳۱ اگسٹ
اکتوبر ہوئے جمعرات ہجده سلم مکانی صدیق آپڈی (روہ) میں
ہوئے والی آں پاکستان ختم نبوت کا نظریں میں شرکت کی اور
بھر اپنے آپیں گاہیں بیرون ٹسلی یہ اسی گھر اکتوبر

۹ اکتوبر ہوئے جمعۃ البدرک ۹ بیج بیج جب ملکان
کی بیج اپنے بھائی مولانا عزیز ارمن خود شید سے کٹنے لگا کہ
ایزین رہت ہے جانش مخاطب نہیں کی میت لے کر ازاۃ مولانا
عزیز الرحمن چارہ ہری عالم انھلی مالی مجلس تحریک ختم نبوت
پر دل میں دو دل کی تکالیف کی مولانا کے بھائی مولانا عزیز
ارمن خورشید و اکثر کے پاس لے گئے۔ واکٹر ایمی چیک ہی
ر اکتوبر ہوئے جمعرات مج تقریباً سارے چہ بیہے اقبال کر گے۔
اندازہ اماں ایہ رہ جوں۔ مولانا مردوم اتحادی محسن اکٹھنے
دیوبند کے خارجی مالی مجلس تحریک ختم نبوت کی ٹھوڑی کے میر
مولانا محمد عزیز اسلام کی ساری جیاتی ترتیب دیں میں
ایم جم فرذند تھے مولانا مردوم کا مسلط
دامت خضرت مولانا عبد العزیز دامت برکاتہم مدخل العالم
سے تھا۔ تقریباً تین لاکھ چالوں تھے۔ مولانا عبد العزیز دامت
برکاتہم کی خدمت میں وار الظم دیوبند خط کھسا کر میں آپ
سے بہت دوسرے ہوں اس لئے خدمت میں حاضر ہو کر اختلاف
حاصل نہیں کر سکا آپ مجھے اجادتِ فرمائیں تو میں پاکستان
میں بھائی مجلس تحریک ختم نبوت کے ایم جم کریم حضرت مولانا
خواجہ خان تحریک ختم نبوت کے ایم جم کریم سراجیہ کدیاں
والوں سے تعلق ہو رہے ہوں۔ حضرت مولانا عبد العزیز دامت
برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہو کر اختلاف
خاندراں حضرت فرمائی تو مولانا مردوم حضرت مولانا خواجہ
خان گور صاحب دامت برکاتہم کے مرد ہو گئے اور ہر ہا
باقاعدگی کے ساتھ خلادہ سراجیہ میں حاضری دے کر حضرت
اللہ سے اختلاف حاصل کرنا شروع کیا ہے تو مولانا کا اور
خاندان حضرت مولانا خواجہ خان گور صاحب دامت برکاتہم
سے مسلط بیت سے خلک ہے۔ مولانا مردوم نے ۳۱ اگسٹ
اکتوبر ہوئے جمعرات ہجده سلم مکانی صدیق آپڈی (روہ) میں
ہوئے والی آں پاکستان ختم نبوت کا نظریں میں شرکت کی اور
بھر اپنے آپیں گاہیں بیرون ٹسلی یہ اسی گھر اکتوبر



حکیم محمد سعید

لقد کان لكم فی رُسُولِ الرَّسُوْلِ هَنَّهُ

اَكْثَرُهُوْ مُبَشِّرٌ شُوْهَدٌ

تم میں سب سے بھلا آدمی وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بھلا ہو۔

تم سی رہا ہے کہ جمال نکل اس کے دوساریں اپاڑت
دیں، یہوی کی چاہزہ فرائض اور خواہشوں کی حجیل و قیل
میں سی کرے ہو، چاہے خود اس کے خلاف کے غافل ہوں۔
چون تم سی رہا ہے کہ اگر اذوان ایک سے زیادہ ہوں تو
اپنی محبت وقت مل اور توجہات کو ان میں تھیک نہیں اور
عالانہ تھیں کرے۔

اب ان شرائیکی روشنی میں شوہر کا ایک مثالی کردار
ظاہر ہو۔ جمال نکل شرط اول یعنی محبت کو شوہنے کا
تعلق ہے اس کے لئے تو پہنچ سچا ہی تھیں حالیہ ہے
کہ وکلہ دوپاک ہستی ہو، سرپا محبت حقیقی محبت کیسی تھی جس
کا پہنچ کام بہت کا پیام تھا، جس کا مشن بہت کامش تھا، جس
نے بہت اور صرف محبت حقیقی کے زور پر ساری دنیا کو جیسا
خالد شے دوسروں کی سے نہیں دشمنوں سے بھی محبت حقیقی
ایسے محبت کیسی کی محبت کو شوہن کا کیا تھا کہا ہو گا اور وہ بھی
اپنی اذوان مطریات کے لئے۔

آپ نے چھلی مددی کے وہ معاشرے میں گورت
سے بھی محبت کے دکھنی اور کراں سکیں اس کا اندازہ
کرنے کے لئے مہد نامہ فرمائی کاہی قول سنکے۔
”اہم لوگ اسلام سے قلیل گورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے
ہیں اسلام نے گورتوں کے لئے احکام ہاذن کے گورتوں کے
حق مقرر کے۔“ (غفاری شریف)

ان احکام و ہدایات کا کیا اثر ہو؟ گورت کو کیا حلق
لے؟ اس کا ہواب بھی حضرت مرحوم اپنے اس ارشاد کے
”سرے سے میں دیستے ہیں۔“

”ایک بار میں نے پانی یہوی کو ناقلوں نے مجھے بربر
کے ہواب دیئے۔“ (غفاری شریف)
ملاظہ فریباً آپ نے یہ انتساب حکیم اس معاشرہ میں
جانوروں سے پورتگیزی جانے والی گورت کا درجہ کتابندہ
ہو گیا اور ذکر کئے بدل گئے کہ گورت! اس کی خوفزدگی
کا ہواب ترکی نہیں میں تھی وہی تھے اور اصلی حصہ اس
و احتال کا یہ ہے کہ شوہر گھر کی اس جنگزہ کا عالی نہیں
لوگوں کو خود نہ تابے ٹھاکھا جسیں فریکے لئے میں۔
”وَ قَدْ أَعْرَخْتَنِيْ“ اس سے بھی وہی پھر کے لئے میں۔

آخری نبوت فرمائی کا ملاظہ فرمائی۔ گورتوں کے حقوق
کے اسی ذاتی احکام نے اپنی ریفتہ حیات کو عملاً تھی آزادی
دے رکی تھی اور کئے تاریخ حقوق عطا فرمائے تھے۔
صرف دوسروں کو سیہتوں اور بہادریوں نکل بات فرم نہیں
کی تھی۔ خود اپنے گھر میں اس پر عمل کر کے دکھانا تھا۔

ایک بار آخری نبوت فرمائی کا ملاظہ فرمائی اپنی حیرہ پیدا نہ کر
سے مصروف کام تھے، کسی خاکی اور جنگی میلے پر جھکتی تھی،
لے زد ایجاد کی پہنچات ذرا تائی ہو گئے، سرکار ایک ملجم تھے
و دوسرے عملاً مداریات کی تربیت کرنی تھی اس کے طرف
میں سے حضرت مسیح موعودؑ کے علی الفاظ میں ارشی تھی اور الج
و مختصر ترین تھی۔

اندازہ کچھ کہ آپ نے اپنی حیات کے آخری ذہبہ جو دیں
جس امام تر مسائل پر احکام و مصالح فرائے تھے، ان میں
گورت کے حقوق کا مسئلہ بھی تھا۔ فرمایا
”اُگو گورتوں کے حقوق میں میری تھیں کی محبت بُو کریے
تمارے ہاتھوں میں قید ہیں، تم اس کے سراہی سے بات کا
حق نہیں رکھتے۔ یہاں یہ کہ وہ محلی ہے جیاں کام کریں اور
ایسا کریں تو ان کو خوب گھومنے ملادھہ کرو اور ان کو بھی بار
مادہ اگر وہ تمداری مان لیں تو پھر ان کو الزام لائے کے پہلو
ذخیرہ۔“ بے شک تمارے گورتوں پر اور گورتوں کا تم پر
یہ ہے کہ وہ تمارے بسراہی میں گورتوں سے پالا تھا کہ اسیں جس
کو تم پرندے خیں کرتے اور وہ تمارے گھر میں ان کو آتے
کی اجازت دیں، جس کا آتا تم کو پرندے نہیں لوار ہاں، ان کا حق
تم یہ ہے کہ ان کے پہنچے کلائے میں بھی کرو۔“ (ابن ماجہ)

یہوی کے حقوق کی وفات ایک اور موقع پر ایک سوال
کے ہواب میں ہوا۔ فرمائی۔
”یہوی کا حق شوہر یہ ہے کہ جیسا خود پہنچے تو اس کو
کھلائے جیسا خود پہنچے تو اس کو پہنچے نہ اس کے پڑ پھر
مادے نہ اس کو بھالا کے نہ گھر کے ملادھہ (زرا کے لئے)
اس کو ملادھہ کرے۔“ (ابن ماجہ)
انشار کے خیال سے میں نے یہ پڑھ ارشادات نقش کے
ہیں اور نہ یہ یعنی کہ حقوق کے سلسلے میں آپ کے احکام و
ہدایات بکھرتے ہیں۔

ایک شوہر کی حیثیت سے حضور مسیح تھے؟ اس کا ہواب
وہی کرنے سے پالے ہم یہ سوچنے پہنچ کر ایک انشے شوہر
کے لئے عمومی شرائی کیا ہوئی چاہیں۔

آپ نے بلوایا اور فرمایا۔
”اوہ تمہاری ریفتہ کا بھی تم پر حق ہے۔“
سنف ضعیف کے حقوق کا سرکار کو کتنا خیال تھا، اس کا
کا حتی الامکان پر اپر اخیال رکھ۔

فربلا۔

"بُلْبُل تم بھوت خوش رہتی ہو اور اسی بات پر حُم کھاتی ہے۔ میں بھی بُلْبُل۔" ہو تو بُلْبُل کے ندای حُم کھتی ہے اور بُلْبُل بھوت خوش نہیں۔ پڑھنے پر آپ یعنی ہی کمزے رہتے۔ یہاں تک کہ خود ہوتی تو ایرانیم کے ندای حُم کھتی ہے۔"

از وادی کے ابتدائی زمانے میں تو آستانہ خوبی میں جہاں

صدیقہ کی بہت ہی کم سن سیلیاں تھیں جو جلا کریں جس سے سرکار اندر تحریک لاتے تو وہ بہاں باقی تھے کہ آپ ان کو بالیا کرتے تھے۔

اینچنان کے بیرونی زمانے میں یہ حضرت صدیقہ کی بیانات کیلئے کریقی تھیں۔ آپ دو صرف اس کھلی میں ماجد و مافی نہ ہوت تھے بلکہ بھی کسی کھلوٹ کے علاقے کوئی سال بھی فراہیا کرتے تھے اور اسی دوسرے کے عرب کی خورت کی بھارتی زار کا خشہ آپ بھول نہیں کے ہیں تو آپ کی حیرت کی کوئی مذکور نہیں۔

شادی کے پندرہ دن بعد آیک دن خود

حضرت عائشہؓ اور حضرت عائشہؓ کے سو میں بہت فرق تھا۔ آیک دین و طلب اور ہر کم سو لڑی کا مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہؓ پھر بے پہن کی تھیں آپ کے لئے۔ بہت دن بعد جب سیدنا کامران کے ساتھ بدن بھی بھاری پر گیا تھا۔ آپ کے سیدان حضور کے لئے اپنے بارہ بھروسہ ہوئی۔ آپ کے سیدان حضور کے لئے رہے۔ حضور نے پسما مقابلہ یاددا کر فرمایا۔ اُن اس دن کا بدلہ ہو گیا۔

ایک بار مید کا دن قاچرم خوبی میں کچھ بچپان تھی ہو کر کچھ گائے تھیں۔ آپ یعنی ہوئے تھے مدد مالک لیا۔ لیکن کھاتی رہیں۔ اتنا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ آگے لوڑ لے گئے اور سارے دروازے روک دیا۔

"ان بچوں کو گائے دو ہے ان کی مید کا دن ہے۔"

(ختاری شراف)

ایک بار سفر میں از وادی سارہات بھی ساخت تھیں۔ سارہاتوں نے اونٹوں کو دوڑانا شروع کیا تو آپ کو خاتم کی خیال آیا اور سارہاتوں سے فربلا۔

"وزارِ کچھ کریں (عورتیں) آگئیں (بھی ساختی) ہیں۔"

اور یہ تھے کہ سب سردار کامران جاتا تھا کہ آپ نے ان آگئیوں کی نزاکت کا پورا پورا خیال رکھ دیا۔ حضرت کے مارچ کی اور ام المونین حضورؐ کے دو شہزادے پر اڑاکھی ضروری بھیج گئے۔

میر کا دن تحفہ چند حصی پاٹنے سے حرم خوبی کے قریب

ایک تماشہ و کمارہ تھے۔ تماشائے عمر جناب صدیقہ تے یہ تماشہ و کیخنی کی خواہیں خاہیر فرمائی۔ سرکار درود ازے میں

تو ہوڑی رکھ کر تماشہ و کیخنی اور دیر نک اور بھت رہیں میں اس طرح للاٹ فرمایا۔

"ہمارے رسول ﷺ ایک مثالی شورتھ تھے۔"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا

میں بدلہ تھا۔ میاں بھوپالی میں یہ کارزار گرم تباکہ حضرت ابو بکرؓ اسکے چال شارجہ تے اور حرجیہ رسول کے پورے بزرگوار بھی تھے۔ کویا دو پنڈ زند داری حضرت صدیقہ نے محوس کی اور باب اپنی بیٹی کی سرزنش کے بڑے طیش میں آگے بڑے اور کر کر۔

"ایں ماں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آواز اونچی کرتی ہے۔ اور بھت بھی بند کر دیا۔ مگر بھی اپنے نسبت پاپ کی سرزنش سے صاف نہیں تھی۔ کس نے پھالا۔ حق توہاں کے مبنی اعلیٰ علم میں ماسک ہو گئے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام اس پر کہ جس نے عورتوں کی دلخیزی کی بنیاب میں ایک ایسا بھائی کے حشم و غلبہ کا پارہ کتنا ہی بندی پر کوئی شچانہ کیا ہو۔ جس فعل میں ان کے رشتہ و بیب رسول اللہ ﷺ کا مبنی اعلیٰ علم میں ماسک ہوں اس کی تخلیقی اور صفاتیں تو سکنی تھیں۔ غلبہ پر اوب نائب اور صدیقہ والامقامہ والہیں بھوت گے۔

حضور ﷺ نے فربلا ہو گا۔ "کیوں حمرا؟ آج تو میں نے پھایا لیا۔ ورنہ لا اچھی طریقہ خرستے ہیں۔"

کہتا ہے حمرا؟ کیا کھل کر فس دی ہوں گی اور رحمت نام کا قلب مبارک بھی وغور صرفت سے برین ہو گا۔ دیکھو اللہ کے فرش و کرم سے میرا مشن کس قدر کامیاب ہو رہا ہے۔ یہ صرف شفیف اپنی "خودی" کو پھاتھی جا رہی ہے۔

حضرت صدیقہ کے دل کی کھل کھلتی اور عرض کیا۔

"میں جنگ میں کوچہ انتہا۔ اب میں بھی مجھے شریک رکھیں گے۔"

سرکار مسکرا دیئے اور فرمائے گے۔

"ہاں بھوڑو۔"

سرکار نے سماج کو اپنی بیویوں کے حقوق دیا کرنے پر جس طرح ہمارے بھاری متوجہ فرمایا تھا۔ اس کے تجھے میں چند سال کے اندر انکو صرف ضریف کو ہو آواری ماضی ہو گئی تھی۔ اس کا اگر انہوں نے بھائی کے ایک واقع سے افسوس کے انتہا خوبی سے فرمایا کرتی تھیں۔ یہ انکار کی شان سے ہو آتی۔ یہ بھی شستہ کی جھیل ہے۔ یہ بھی سرکار کی کالا و ہر حق تربیت کا ایک شاہکار ہے۔ اس اندماً فکایت کی مثل نہ ہو سکا۔

آپ نے ایک مرتب حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

"تم بھجتے ہو تو میں بھجتا ہوں۔"

جناب عائشہؓ نے دریافت کی۔

"وہ کیسے؟"

اُوال : پیغمبر مصطفیٰ

- ہر شخص بچپن میں ادب کرنا چاہیں سمجھتا۔ یہی عمر میں اس سے بھائی کی کوئی امید نہیں۔
- وہ لاکا جو استادی کی فتحی نہیں سمجھتا۔ اسے زمانے کی ختنیاں سمجھنا پڑتی ہیں۔
- نکاح اگریز چالی سے مصلحت آمیز جوہت دار ہے۔
- دو دشمنوں کے درمیان بات بیجت اس طرح کر کر اگر وہ کبھی دوست بھی ہیں جائیں تو تجھے شرم مندوں ہو چکے ہے۔
- ہو اپنے سے وفا دیں کرنا۔ عقل مندوں کے نزدیک وسیع کے قتل نہیں۔

سورة عجائب کی اس آیت میں جس وضاحت کے ساتھ
حسن سلوک کرنے کا حکم تیار ہے اس سے یہ بات واضح
ہو جاتی ہے کہ بجو شرک کے والدین کی امانت لازمی ہے۔
حضرت حسنؑ سے کسی نے پوچھا کہ والدین کے ساتھ تعلیٰ
کرنے کی کیا مدد اربے؟ انہوں نے فرمایا جو کچھ تحریٰ علمی
میں ہے ان پر ختن کرے اور جو بھگو، حکم کریں اس کی
امانت کرے۔ بجو اس کے کہہ کیا گا کام حکم کریں کہ اس
میں امانت نہیں۔ یہی اسلام کی قیمت اور حکم بھی ہے کہ
اگر والدین اولاد کو شرک ہانے کی کوشش بھی کریں تب بھی
ان کے ساتھ بھائی کا حکم ہے جیکن شرک میں ان کی امانت
اور فرمادہ ادائی نہیں۔ اس لئے کہ یہ مثالی کا حق ہے
والدین کا حق غواہ کتنا کی کیوں نہ ہو جائے بلکہ حق کے حق کے
متباہ میں کسی کا حق نہیں۔

سورۃ النائل میں ہے۔

"اور حکم ریا (فیما) آپ کے رب نے کہ نہ عبادت
کرے سوائے اس کے اور مال پاپ کے ساتھ اچھا سلوک
کرو۔ اگر وہ (یعنی مال پاپ) تمہرے مانے (یعنی جو)
زندگی پر طاہپے کو ساختی جائیں چاہے ایک ان میں سے پہنچے یا
درخون (اور بڑھاپے کی پاٹیں باشیں) یا جو فیکن پر
گراں گزرتی ہیں اور اگر کوئی بات تھے تھری گے) تب بھی
ان سے بھی "اے" بھی مت کرنا اور ان کے ساتھ اس
بخلاف اس سے خوب لوب سے بات کرنا اور ان کے مانے
غفتقت سے اکسلاری کے ساتھ لٹک رہتا اور یہ دعا کرتے
وہ بنا کر ائے پر وہ دوست اور تو ان پر رحمت کر جسسا کہ انہوں نے
بھیں میں نہیں پالا ہے (اور صرف ظاہر داری میں نہیں بلکہ
دل سے اس کا احترام کرنا) تمہارا رب تمہارے دل کی بات
کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم سعدت مند ہو (اور غلطی سے
کوئی بات سرزد ہو جائے تو قپڑ کرو) تو وہ کرنے والوں کی
خطائیں بڑی کثرت سے معاف کرنے والا ہے۔"

(نی اسرائیل)

معلوم ہوا کہ والدین کا درجہ اعلیٰ ہے کہ ان کے ساتھ
چیل تک ہو گئے صدر حکم کرے اور ان کا حکم مانے اور اگر
وہ کوئی الٹی بات کریں جو ہمیں پر گراں گزرے تو بھی اس کو
بڑا شکر کرے اور اس وقت کو یاد کرے جب کہ وہ اپنی مال
کے ملن میں قابو اس کے مرطے کر اس نے جن مغلقات
و پریانوں میں گزارے کہ اگر کوئی اولاد کا پابند چاہا
چاہے تو وہ اس کا پابند لا اپسیں کر سکے۔

سلم شریف کی ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ یہاں
کہتے ہیں کہ۔

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی یہاں
اپنے باب کے مل کی مغلقات (بدل) میں دے کام کر پر کو
اس کو خلام پائے پھر اس کو خریدے اور پھر اسے آزاد
کرو۔"

ذقاری و سلم میں ہے کہ حضرت ابو عبد الرحمن بن
مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

ارشادِ حداوتی اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

سید مظفر قوم



یہ لوگ ہیں جن کے نیک کاموں کو ہم قبول کریں گے۔ (ارشاد باری)

الله تعالیٰ بہل شاذ نے قرآن مجید میں اور خاتم الانبیاء
سرور کائنات رحمت للعالمین منتشر حجۃ سلطان ﷺ کے
کے ارشادات میں کلارت کے ساتھ مختلف مقامات پر صد
رسی ہے اجر و ثواب کی امید اور قلیع رسمی پر درود اک نذاب
کی وصید سنائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ حکم دنیا ہے کہ ہر مخلوق میں انصاف
کرو اور (ہر ایک کے ساتھ) بھائی کرد اور اچھا سلوک کرو
رشد داروں کے ساتھ اور من فرمایا ہے جیاں سے بے
کاموں سے اور سرکشی سے اللہ تعالیٰ نسبت کرتا ہے جیسی
ہاکر تم نسبت قبول کرو۔" (سورۃ الحلق)

سورۃ بقریہ میں ارشاد باری ہے۔

"بوجنہ اکے افزار کو مشبک کرنے کے بعد تو ذہنیت ہیں
اور اس چیز (یعنی رشتہ تربت) کے بوجنے رکنے کا خدا نے
حکم دیا ہے ان کو قلع کرنے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے
ہیں کی لوگ تو انہاں اٹھانے والے ہیں۔" (بقرہ اول)

سورۃ رعد میں ارشاد ہوا۔

"بوجنگوں نہ دستے عدو اُنکر کے اس کو توڑا لے ہیں
اور جن (رشتہ پائے تربت) کو بوجنے رکنے کا خدا نے حکم
دیا ہے ان کو قلع کرنے ہیں اور عکس میں خلا کر دے
ایوں پر اونٹ ہے اور ان کے لئے نہ کاش بھی برہا ہے۔"

(رعد: ۲۳)

سورۃ نساء میں ارشاد ہوا۔

"الله تعالیٰ سے ذرتے رہو جس سے کہ اپنی ماہت
طلب کرے ہو اور رشتوں سے ذرتے رہو یعنی ان کو
جو ذرتے رہو تو کوئی نہیں۔"

سورة عجائب میں ارشاد ہے۔

"اور ہم نے حکم دیا انسان کو کہ وہ اپنے والدین کے
ساتھ اچھا سلوک کرے اور اگر وہ یہ کوشش کریں تمہرے
ساتھ کو تو شرک ہانے کسی کو میرا جس کے متعلق تھے کہ کوئی
علم نہیں تو اس بات میں ان کی امانت نہ کر۔" (عجائب: ۲۰)

مندرجہ بالا آیات مقدسر میں خداوند کریم نے رشد
داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور بہرے کاموں سے
دور رہنے کا حکم دیا ہے اور بوجنہ اپنے عنز و اقراه کے
ساتھ اچھا سلوک نہیں کر جائے اور بوجنہ اپنے عنز و اقراه کے
چیزوں کو ارشاد کرنے ایسے لئے تو کاش بھی برہا ہے اور ان کے
لئے نہ کاش بھی برہا ہے۔

ہیں اسکے مطابق شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
”اسی مسلمان کے لئے یہ طالع شیں کہ اپنے
بیان (مسلمان) سے تمین دن سے زیادہ تعلقات نہیں
و رکھے۔ اگر تمین دن سے زیادہ تعلقات توڑے و رکھے اور اس
وہ یہ دن میں مریا تو وہ دن میں جائے گا۔“
(مکہور شریف)

۰۰

باقیہ: فتویٰ یافت و ش اٹیں

الشامی رہنمائی دے کے اللہ عز و جل نے میں اور قائم مسلمانوں
کو ان کاموں کی توہین بخش جن سے کہ وہ راضی اور خوش
ہو۔ ہمارے دلوں اور ہمارے اعمال کی اصلاح فرمائے۔
ہمارے ارباب اقتدار کو اس بنا کو منحصر قرار دینے ”مسلمانوں
کو اس کے شرست حکومتوں رکھنے اور ہر اس امریکی تسلیب
و دلائی کی توہین بخش کر جس میں عام انسانوں اور ان کے
ملکوں کی بھائی خصوصیوں۔ ان کے خیز خواہوں اور دوستوں کی
اصلاح فرمائے۔ ان کے ہاتھوں حق کو انصاف پہنچائے۔ ان کو
شریعت ناند کرنے کے اور اس کو لازم تردد نہیں بخیز اس کی
ناند سے پر بخیز کرنے کی توہین بخش لوگوں کے
اعمال درست فرمائے۔ ان کو دون کی سمجھ اور اس پر ثابت
قدیم عطا فرمائے اور دوین کی نیا نیت کرنے سے پہنچائے
شک باری تعالیٰ نیات مریان، مدگار، تکمیل اور ان تمام
اور بقدر رکھنے والی حقیقت ہے۔

واللهم ملکم و حمد لله رب العالمين

ڈاکٹر یکبر ہنzel اور امام الجمیع الطیبین والغفار الدعوو
الارشاد الریاضی
ترجمہ۔ نمازی عزیز الجمیل سعودی عرب

شام حضور ﷺ کی خدمت اللہ سے میں پہنچتے تھے۔
حضور ﷺ نے فرمایا نماز کا اس کے وقت میں پڑھنے
کرنے والا ہو تو وہ اٹھ جائے۔ ہمارے پاس نہ پہنچے۔
سارے مجھ میں صرف ایک صاحب اُنھیں ہو جو وہ پہنچ جوئے
جسے لور پھر تھوڑی دیر میں والیں آگر رہنے کے
حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ سب سے کشے
پر مجھ میں سے صرف تم اٹھے اور پھر آگر رہنے کے۔ یہ کیا ہات
ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ کا ارشاد
کریں اپنی خالک کے پاس کیا تھا۔ اس نے مجھ سے قلچ تعلق
کر کہ تھا۔ میرے پانچ سو اس نے کاملاً خلاف مادرت کیے
آپنا میں نے اس کے لئے دو ماں مذکور کی اور ابھی میں
سچ کر کے والیں ماضی ہو گیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد
فریاد اتم نے بتا پھر کیا جائیں جاؤ اس قوم پر اللہ کی رحمت
نہیں وہی جس میں کوئی اتفاق رحمی کرنے والا ہو۔

دیافت کیا کہ اللہ رب العزت کو سب سے محبوب کون سا
مل ہے تو آپ نے فرمایا نماز کا اس کے وقت میں پڑھنے
میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا اللہ
کے ساتھ بھائی کریم میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد کون
سا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی راہیں جلوگر کرنے۔“
(بیان الصالحین ص ۲۲۲)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ۔
”کوئی بھی جس کا اڑاپ بنت جلد ملائے صدر رحمی سے
بڑھ کر نہیں اور گاہا جس کا اڑاپ نہ ملائے اس کے ملاؤ۔ لہذا
آخوت میں ملے گا قلچ رحمی اور فلم سے بڑھ کر نہیں
ہے۔“ (فناکل مددقات)

ایک اور حضور حدیث جس میں آپ نے ارشاد فرمایا
”جولوگوں پر رحم نہیں کر لے اش تعالیٰ اس پر رحم نہیں
کرتے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ اپنے تربت دار
یہیں۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کر لیا ہوں وہ ہم برے حق
میں برائی کرتے ہیں۔ وہ میرے خلاف جمالت کرتے ہیں اور
میں برداشت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر بات وہی ہے تو
تم کہ رہے ہو تو کویا ان کے لئے باش مالاں ہو جب تک تم
اس طریقہ پر کامیاب ہوں کہ خلاف اللہ کی طرف سے تماری
امداد ہوئی رہے کی۔“ (فناکل مددقات)

حضرت ابن حجر سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک
آدمی تھا۔ اس کی تین بیٹیاں تھیں۔ اس نے اپنی بیٹیوں کو
موت کا کوسا اس پر حضرت ابن حجر انصب ہاں ہو گئے اور کہا
کیا تم ان کو رزق پہنچائے ہو؟

حضرت عبد اللہ بن الی اولی فرماتے ہیں کہ ہم عزیز کی

سماں کارپیٹ

قائد اپاد کارپیٹ ● موں لائٹ ● بلاں کارپیٹ
لیونا لیڈ کارپیٹ ● ڈیکور اکارپیٹ ● اولمپیا کارپیٹ



مساجد کیلئے خاص رعائت

۳۔ این آرائونیو نوجہتی پورٹ آف بلک بھی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888
6646655

جنت نبوغ



اصلیج آست

تحریر - محمد کامران ریاض، بھنگ

۲۔ ضبط نفس :- نماز میں اوقات کی پابندی طبادت کی قید، جسمانی حرکات، ناس و ناوس کا پروٹوٹ، الام کی اطاعت کرنا۔ یہ سب امور انسان کو جذبہ نفس کی قلیم دینے ہیں۔

۳۔ پابندی وقت :- ہر نماز کا وقت صرف ہے، سچی وقت پر نماز ادا کرنے سے ثواب زیاد ہوتا ہے، اس لئے اس کے لاراکرنے سے انسان میں وقت کی پابندی کی عادت پڑتی ہے۔

۴۔ نظم و ضبط کی تربیت :- نماز ایک خاص انعام اور طریق سے پر میں جاتی ہے مثلاً نماز میں بولنا منع ہے، کوئی چیز کھانا منع ہے، اگر پاہمات ادا کر رہا ہے تو امام کی اطاعت کرنا۔ اس سے انسان کی نظم و ضبط کی تربیت ہوتی ہے۔

۵۔ اجتماعی فوائد

۱۔ اجتماعی مسائل کا حل :- انسان کی زندگی میں کی مسائل ہوتے ہیں جن کا حل اس کے پاس نہ ہوتا۔ نماز پاہمات ادا کرنے کے بعد وہ سمجھ دیں کہ مجھے ہیں تو ان مسائل کا کوئی نہ کوئی حل ضرور مل جاتا ہے۔ جس سے اس شخص کے دو مسائل جن کا حل اس کے پاس نہیں تھا اس کو ان مسائل کا حل مل جاتا ہے۔

۲۔ مساوات :- نماز مساوات کا سبق دیتی ہے۔ جب مسلمان ہمایت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ہم شادو گددا، امیر، فریب، ساتھ و ٹکوم سب برابر ہیں ایک یہ صفت میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ دے کر تھے ہیں۔ علماء اقبال اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ایک یہ صفت میں کھڑے ہو گئے محمود و یاز نہ کوئی بندہ رہا۔ نہ کوئی بندہ تو از نہ کوئی بندہ رہا۔ نہ کوئی بندہ تو از۔

۳۔ مرکز سے واپسی :- نماز میں تمام مسلمانوں کا رخ قلب کی طرف ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کو یہ قائم دی جاتی ہے کہ ان کی ترقی کا راستہ ایک مرکز سے واپسی ہے۔

۴۔ ترغیب و تحریک :- نمازوں کو سمجھ میں آجے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو بھی ترغیب یا ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

تکمیر اولی :- تکمیر اولی سے مراد ہمایت کے ساتھ

نماز شروع کرتے وقت ہو امام اللہ اکبر کہا ہے اس کو تکمیر

اولی کہتے ہیں۔ اس کے بہت سے فناگیں اور فاکرے ہیں

خلابرگ کئے ہیں کہ ہو آدمی ہون توں تک پائیج و قلت کی نماز

بکھر جماعت تکمیر اولی کے ساتھ ادا کرے اس کے گناہ ختم

ہو جاتے ہیں اور وہ نمازی ہن جاتا ہے۔

باقی ملکیت پر

نمازہ ہر نہ کا سلوٹ ہے

نمازی

نماز کا پابند انسان پر اعمال سے فرط کرتا ہے

جس نے جان بوجھ کر نماز پھوڑ دی اس نے کفر کیا

لنوی اور اصطلاحی مفہوم
عملی زبان میں صلوٹ کے معنی ہیں دعا کرنا، اسی طرف رخ
کرنا، نماز فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بغزو و نیاز دعا
قدحست کاری اور عبادت کے ہیں۔ نماز کو اس کے اوقات ہے
اور اکرنا، آواب و شرائی اور کامل بکسوئی اور خشوع و خشوع
کے ساتھ ادا کرنے کا نام "اهمت صلوٹ" ہے۔

نماز کی اہمیت و فریست

نماز دین کا سلوٹ ہے۔ اسی ارکان میں سرفہرست
ہے۔ نماز بنا ہر ایک عمل ہے لیکن تمام دین اسلام اس کے
سے پہلے پہلے ہاتھ بھیت کرتا ہے تو کوئی اپنے رب
اندر سماوا ہوئے مثلاً ایک آدمی پائی و قلت کی نمازوں پر ادا
کرتا ہے۔ نماز کا پابند ہونے کی وجہ سے وہ جھوٹ ٹرپ
ہے۔ "بُبْ قَمْ مِنْ سَهْ کوئی نماز پڑھتا ہے تو کوئی اپنے رب
سے پہلے پہلے ہاتھ بھیت کرتا ہے۔"

۵۔ قیامت کے درجہ سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے
کہ۔" روز محشر کر جان گزار ہو
اویں پر شش نماز ہو
نماز کے فوائد

نماز انفرادی اور اجتماعی ترقی کے دروازے کوئی ہے۔
قرآن مجید نے نماز کو ذریعہ فلاح (کامیابی) قرار دیا ہے۔
فال (کامیابی) کا لائق دیا اور آفرینش (دوں سے ہے۔

انفرادی فوائد

۶۔ اخلاق حسنہ :- بُبْ ایک شخص دن میں پانچ
و سدھ سمجھ میں نماز ادا کرنے کے لئے جاتا ہے تو اس شخص کا
احساس بیدار رہتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہونے کا احساس اسے گناہوں سے روکتا ہے اور
گناہوں کی طرف رفتہ رفتہ دلا آتا ہے۔
ارشاد اولی ہے۔

"نماز بے جائی اور برائیوں سے روکتی ہے۔"
(النکوبت: ۳۵)

۷۔ "نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔"
(الروم: ۳)

فرمان رسول ﷺ

۸۔ "نماز دین کا سلوٹ ہے۔"

نختمہ نبیقہ

"تھاں بنت۔ ان احادیث نے کو روکی دو شنی میں حضرات ملائے
امت سے ایک مشت، واڑی رکنے کو وابس قرار دا اور
اس سے کم راست کو حرام فریبا۔
پناہی ساد تکمود تلاپ لکھتے ہیں۔"

"ای وہ سے تمام اگر پھر تین امام بوجعین امام عین امام علیک"
امام شافعی امام احمد بن شبل و فرموم کے نزدیک واڑی
مند حرام ہے۔" (المشیح ص ۲۸۷)

"واڑی کا اس طرح کافا کہ بخش سے کم رو جائے باقاعدان
امام حرام ہے۔" (المشیح ص ۲۸۸)

"واڑی کا تجزیہ بکار ایک مشت سے کم ہو جائے باقاعدان
مقنپی ایک اور پیڑت حرم کے آدمی کرنے ہیں میں اس کو
کسی نے باہر نہیں کما پوچھی واڑی کو حرام کو بندوں میں
کے یہ دو دفعے اور بھیم کے یہ دو دفعے کافی تھا۔"

(زادیۃ اللہ بریس ۲۷۷) (البخاری ائمہ محدثین ص ۲۵۰) (ثانوی رسمیہ ص ۲۵۵)

حضرت منیٰ عبد الرحیم صاحب الچوری فرماتے ہیں۔
مردوں کے لئے واڑی کا رکنا وابس ہے اور اس کی مقدار
شرقی ایک بخش ہے یعنی ایک مشت۔ واڑی رکنا تمام انجام
علمیں اسلام کی مدت ستمو ہے۔ اسلامی و قومی شعار ہے۔
شرافت و بزرگی کی علامت ہے۔ پہلوے و برسے میں فرق

کرنے والی ہے۔ اسی سے مراد فلک کی پیکیں اور صورت
نورانی ہی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا رکنا ایک فلک ہے اور

قریر۔ احسان اللہ شاکن اركانی

دارالحجۃ کی شرعی مقدار

واڑی کا مسئلہ بہت اہم اور توجہ طلب ہے اس سے روگروانی کرنا جرم ہے

اس دور انھیں جمال دین کے درستے ایم و ہیادی
مسائل میں خلافت و تہذیب برقراری ہے، وہاں واڑی کے
مسئلہ میں بھی اجتماعی خلافت و بے انتہا بیانی برقراری ہے۔ اس
کی الحیث روز بروز مسلمانوں کے دلوں سے تھی جاری
ہے۔ مسلمان اپنی فلک و صورت سوار جمال کی فلک و

صورت سے مٹاہے ہاتھ کی بجائے دشمن اسلام کی فلک و
صورت اتیار کرنے میں فرموسی کرتے ہوئے نظر آ رہے
ہیں۔ بلے افسوس۔

حالانکہ واڑی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر
حضرت محمد ﷺ نے تمام انبیاء علم اسلام کی
حکمت کریں حضور ﷺ کو اس سے کتنی تکفیل
ہوتی ہو گی۔ یعنی شیعیں بلکہ تمام انبیاء علم
الاسلام واڑی رکنے کو انسانی فخرت کا لانا گھست ہے۔

پناہی ارشاد یونی

احادیث سے حضور ﷺ کی واڑی مبارک کا
ایک مشت بلکہ اس سے پچھوڑنا کو دنیا بات ہے۔
پناہی خودی شریف کی روایت ہے۔

"حضرت عمرو بن شیب نے روایت کی ہے کہ
حضور ﷺ اپنی واڑی کے ملول و عرض سے کاف
لیا کرتے تھے۔" (ثانوی رسمیہ ص ۲۸۷)

"وسری حدیث میں ایک بخش کی سرافراست موجود ہے۔

پناہی ارشاد ہے۔

عن عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده اہل صلی اللہ
علیہ وسلم یا خدا من لحیته ملول و عرضہ علی

قدر القبضہ" (شرح شرعاً للإسلام)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک بخش سے زائد حصہ
کو کافا کرتے ہے۔ حضور ﷺ کے صحابہؓ نے آپؑ کی
ایک ایک اواب مرٹے والے تھے، ان کے ملے سے بھی کسی
ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک مشت کو لازم سمجھتے ہے۔ اس سے
راکھ حصہ کرتے تھے۔

پناہی خداوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
بادے میں روایت لشی کی ہے۔

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مجاہبؓ نے یا معرفہ سے فارغ
ہوتے تو اپنی واڑی کو مٹی سے پکر لیتے تھے اور جو حصہ
ڈال کر ہوتا تھا اس کو کٹ دیتے تھے۔"

(ثانوی رسمیہ سوار جمالی شریف ص ۲۳۳)

اسی طریقے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی میں

لے حرم دیا؟ دو توں قاصد کرنے گے بادے رب کرنی ہے۔
آپؑ نے ارشاد فریبا امرنی وہی ان احتجی شاربی و
اعفی لجھسی یعنی میرے رب نے تو تجھے واڑی بزماتے
اور موچیں پست کرنے کا حکم دیا۔"

(طبیات این سعد جلد اول۔ بحوالہ واڑی کا وہ جوب)

بڑی بہرہ کا مقام ہے۔ حضور ﷺ نے بہب

کافر کو اس حالت میں دیکھا تو اس سیست و صورت کو پاہنہ

فرماتے ہوئے انہر کا الکار کیا دوہرہ حضور ﷺ

کے ہم لیوا ہوں ان کی محبت کے دعویہ اور ہم کر لیں کی

حکمت کریں حضور ﷺ کو اس سے کتنی تکفیل

ہوتی ہو گی۔

پناہی ارشاد یونی

"وہ چیز فطرت میں داخل ہیں۔ موچیں کا کتر دانا

واڑی بزماتہ اخ۔" (مسلم شریف ص ۲۹۷)

یعنی فطرت میں داخل ہوئے کافی تھام انبیاء علم اسلام کی

حکمت مسخر رہی ہے۔ یعنی شیعیں بلکہ تمام انبیاء علم

الاسلام واڑی رکنے کو انسانی فخرت کا لانا گھست ہے۔

پناہی ارشاد ہے۔

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فریبا کر موچیں کلاؤں

کرو۔ واڑی جیسا بزماتہ اور موچیں کرو۔"

(کووال مکملہ ص ۳۸۶)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فریبا کر موچیں کلاؤں اور

واڑی جیسا بزماتہ حضور ﷺ کی خلافت کو اور

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے سخت

آرت جی۔"

پناہی روایت میں آتا ہے کہ جب کرنی کے درستے

واڑی مذہب اور موچیں یہ حادثے ہوئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تو آپؑ ان کی

بزماتہ حضور ﷺ کے روبار میں حاضر ہوئے تو آپؑ ان کی

کو ارادہ شیعیں فریبا اور پاچھالی صورت ہاتھ کا تم کو کس



وہیا میں قدرت و فیاد، کفر والیا و زر بست تباہی اور رہائی پھیلانے والے

دشمن اینٹنی کی بادی

مشیخ عبدالعزیز بن عبید اللہ بن باز حفظہ اللہ تعالیٰ مفتی عظیم سعودی عرب کا فتویٰ

ہر مسلمان مرد اور عورت پر اس سے پر بیز کرنا اور ایک دوسرے کو ترک کرنے کی فتحت کرنا ان کا فرض ہے

اللہ و لکبہ و لرسوہ ولا نامہ الملمین و
عامتہم۔

"دن خیر خواہی کا نام ہے 'دن خیر خواہی کا نام ہے'۔ دن خیر خواہی کا نام ہے۔ دن خیر خواہی کا نام ہے۔ کسی نے مرض کیا خیر خواہی (کس کے لئے) ہو یا رسول اللہ ﷺ کا نام ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلمانوں کے خیر خواہی کے لئے اور عوام کے لئے۔"

آنحضرت ﷺ کا ایک اور فرمان ہے۔
لا یومن اسدکم حسنى بحب لا خبىء ما يحب
لنفسه۔

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکا جب تک اپنے بیان کے لئے ہمیں وہی نہ پڑ کرے جو کہ خود کے لئے پسند کرتے ہیں۔"

اور حضرت جبریل بن عبد اللہ البلجی (رض) سے موصی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

یادوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام اصلوۃ
ویشاء الزکار فلذ النصیح لکل مسلم۔

"میں نے ہمیں ختنہ کیا کہ ابھر نماز ہے، زکوہ
اور کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیت ہی تھی۔"

قرآن کریم کی بہت ساری تیات اور نبی ﷺ کی ساری احادیث سے دین کی آمیک کرنے اور بھائی کے کاموں میں تعاون کرنے کے وہوب پر والات کرتی ہیں۔ لفاظ تم

مسلمانوں پر حکومتی اور عمومی مطابوی ہے۔ تندو اللہ ما ہو بر ہو نے اس کے ادھام کی احادیث و فتاویٰ اور اس کے جذبے کے تحت نیز

اس کی ہمارانگی اور اس کے مذاباب سے اورتے ہوئے اس پر غل کرنا، اس کے بارے میں اپنے بیان ایک دوسرے کو

فتحت کرنا، تو اسی پائیت اور تو اسی پا اسی کا حق اور کریم "نور

ہر حرم کے مفاد سے پر بیز کرنا اور دوسروں کو بھی اس سے

متکبر کرنا وابح ہے۔ باتیں سڑا پر

"اور نیکی اور آنکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی
املاک کرتے ہوں اور نماز اور زیارتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی

رضا کے مطابق عمل کی توفیق ملتے نیز ہے اور اسیں اپنے

غصب و عتاب کے اسباب سے پناہ میں رکے (آمین)۔

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کی جانب سے ان مسلموں کی جاگہ جو اس پر مظلوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اسیں اپنی رضا کے مطابق عمل کی توفیق ملتے نیز ہے اور اسیں اپنے

غصب و عتاب کے اسbab سے پناہ میں رکے (آمین)۔

السلام علیکم در حمد اللہ و برکاتہ

دور حاضر میں لوگوں کے بیان ایک آنکہ استعمال
سکبشت روایت پاپ کا ہے: جس کا نام "شیخ الشیخ" ہے۔ یہ چیز
باعض و معمون و المعمونات بعضهم اولیاء بعض
یا امرون بالمعروف و بینہن عن المنکر۔

"اور مومن مراد و مومن عورتیں ہمیں میں ایک دوسرے کے بعد و نمازوں کے بعد اور کفر و الکاری ملت
اور بری باتوں سے رکتے ہیں۔"

اللہ عز وجل نبڑے فرماتا ہے۔

والعصر ان الانسان لفی خمس رالادین آمنوا
عملوا الصالحة و نواسوا بالحق و نواسوا
بالصبر۔

"تم ہے نماز کی بے شک انسان خوار میں ہے مگر ہو
لوگ کہ ایمان اسے اور بکھر کام کے اور آنکیں میں سے دین
کی تائید کرتے ہے اور مبرہ قتل کی تائید بھی کرتے
رہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

من رأى منكم منكرا فليغیره بيده فان لم
يستطيع فعله فان لم يستطع فقبله و ذلك

ضعف الامان۔

"تم میں سے جو شخص کسی رہائی کو دیکھے تو اسے اپنے

ہاتھوں سے (زور) بدے اگر اس کی استطاعت نہ رکھا ہو تو
زبان سے منع کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ رکھا ہو تو

دل میں اسے (برائی) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ
ہے۔"

ایک اور ارشاد ہے۔

الدین التصیحۃ الدین التصیحۃ الدین التصیحۃ
قبل لمن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال

و نعاونوا علی البر والتقوى و لانعاونوا علی الاثم
والعدوان و اتقوا اللہ من اللہ شدید العقاب۔



ڈاکٹریات علی خان نیازی

پاکستان میں اسلامی فلاحی حملہ کرت کے قیام کے پار میں تجاویز

پاکستان میں معاشی بدحالی، وسائل کی کثرت نے زندگی اجیرن بنادی ہے

۷۔ مختب کی ضرورت ہے نی افرم نہیں ہے اور ننانک راشدین کے زمانے میں مارکیٹ کی باقاعدہ تکتب کے ذریعے مکرانی ہے۔ یہ اوارہ سالیسوق کا آتا تھا۔ تکتب کے ذریعے حقیقی سی تیوں پر تابہ پایا جائے۔ خیہ اندوذی پر تکب پایا جائے، خیہ اندوذی پر تکب پایا جائے، خیہ اندوذی پر تکب پایا جائے۔

۸۔ فضول رسوم کی تجھیگی :- شادی یا ہم شمول رسوم کی تجھیگی کی جائے۔ جیزی کی تماشی اور طلبی کی سوندھ شکنی کی جائے۔ پاکستان میں اکثر لڑکوں کو باندھ دے سخراوم کرو جائے۔ اس رسما کو فتح کیا جائے اور لڑکوں کو اپنا شریح حصہ ہے۔

۹۔ زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم میں اصلاح :- زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم اسلامی ادکام اور اقیمت کے متعلق ہو۔ زکوٰۃ کی کوئی بھی اسلامی ادکام کے متعلق ہو۔ زکوٰۃ کو مستحقین تک پہنچایا جائے۔ اس کی تقسیم کی تشریف ایام عالم کے ذریعے نہ کی جائے لیکن اکثر زکوٰۃ کے اوقات میں شروع کی جائے۔ اسکے بعد ایام عالم کے اوقات میں شروع کی جائے۔

۱۰۔ بیت المال کو موثر بنانا :- چوری، چکاری، دھوکہ، دی اور پیش درانہ گذاگری جیسی خلافتیں اس وقت صحیح طور پر ختم ہوں گی جب بیت المال کو موثر بنایا جائے گد کنالت عامہ فتح قائم کیا جائے جس میں زکوٰۃ، صدقات، غیر، ضرائب اور محیر حضرات کے عطیات اکٹھ کے جائیں۔ اس قیمت کے وفاڑا ہر تحصیل اور طبلہ کی سطح پر ہوں۔ کافی اواروں میں تربیت امثال کے مراکز ہوں۔ مفت شفاقتی ہوں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عمد میں محدودوں، باغیوں، فانیوں، زادہ میراثوں اور بے سار اقویوں کی دیکھ بھال کے لئے خادم بھی مقرر کئے تھے۔ بیز مہمان خانے اور ملناؤں اور امداد کے مراکز قائم کئے جائیں۔ اسلامی حکومت کا بالا سود وینک ایسے ونائے تقسیم کر کے ہے۔

کرامی جائے۔ سیرت طیبہ اور خلافت راشدہ سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ ان تمام جائے تکمیلت میں تجھیگی کی مدد کے لئے اکابر ان کے نئے نئے اور بڑے کامات کا اندزادہ ہو سکے۔ یہ طلبیوں میں پاکیزگی اور غافت کا ناقام قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں جبکہ یہ کام رسول اللہ ﷺ کا قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں جبکہ اسلام نے ۱۳۰۰ سال پہلے نے روکا کہوں، مدد و مدد اور مبارک میں مکمل ہو چکا تھا۔ اُن کل کی جدید فنا فی

۲۔ شریعت بطور پریمیم لامعا :- پاکستان میں شریعت کو ملک کا پریم اداء بنالا جائے و کہ اس کے بغیر فنا فی ریاست کا انتور کرنا بھی محال ہے۔

۳۔ سادگی :- سادگی انتیار کی جائے۔ کام پہلے خود اس پر عمل کریں تاکہ عوام پر اثر ہو۔ خصوص اکرم ﷺ کا انتور مبارک ناٹ کا تھا اس پر لفظ تبدیل تھے کہ مبارک پر نشان پر جاتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مائاخوڑ نے صحابہ کرام کو پہنچ دیں کہ ولی ایک چار اور یوں نہ کام دو ایک تحد دیکھایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ چار پہنچوڑ انتہا۔

۴۔ ابلاغ عامہ اور اصلاح معاشرہ :- ایمان عامہ کے تمام ذرائع معاشرہ میں اسلامی اقیمت کی ترویج و اشاعت کے لئے بھجو رکام کریں۔

۵۔ رشوت اور دیگر رذائل کی منع کرنی :-

رشوت اور دیگر رذائل مثلاً مخالف ثوری اور پیرو بازاری و غیرہ کی تجھیگی کی اشد ضرورت ہے۔ وہ ممکن جات ہو اندھا رشوت متعلق سے متعلق ہیں وہاں اعلیٰ سمات کے ایکاران کو متعین کیا جائے۔ رشوت لینے اور دینے والے کے لئے قرار واقعی سرائیں، متربر، دوں، لکن اس کے ساتھ ساتھ جنواں، متوال، ہائی جائیں اور دیگر ضروری سولیات میاگی جائیں۔

۶۔ سلامان قیش اور بازارہ مارکیٹیں :- سلامان قیش پر ذیع نبی پر ملائی جائے۔ بازارہ مارکیٹیں، بند کی جائیں۔ غیر ممکن صنعتیں کی درآمد سختی سے بند کی جائے حکومت کا ہر طبقہ اس قانون کی پابندی کرے۔ کسی کے لئے بھی پھوٹ نہ ہو۔ وگرن ایسے قوانین نافذ العمل نہیں رہتے۔

اگر ہم ناروے، سویڈن، بلینڈ، مغربی جرمنی اور برطانیہ چیزیں ملک کا مطالعہ کریں تو ہمیں اس بات کا کوئی مکمل نہیں ہے کہ ان ممالک نے فنا فی رہنمائی کی کامیابی کی کیا تھی۔ کہ ان ممالک نے فنا فی رہنمائی کی کامیابی کی کیا تھی۔ یہ طلبیوں میں پاکیزگی اور غافت کا ناقام قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں جبکہ یہ کام رسول اللہ ﷺ کا قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں جو دوں مبارک میں مکمل ہو چکا تھا۔ اُن کل کی جدید فنا فی ملکوں میں ہونے والی خدوالی میں وہ تصورات آئے ہیں کہ راشدین نے دیئے۔ ایسا معاشرہ حکم ہوا جس کی خیال میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے مدد و مدد اور خیر خدا یہ رکھی گئی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے مدد و مدد اور خیر خدا یہ رکھی گئی۔

لوگ اس قدر خوش حال اور معاشری لذات سے خود کشیل تھے کہ اکرم ﷺ کا انتور مبارک ناٹ کا تھا اس پر لفظ تبدیل تھے کہ مبارک پر نشان پر جاتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مائاخوڑ نے صحابہ کرام کو پہنچ دیں کہ ولی ایک چار اور یوں نہ کام دو ایک تحد دیکھایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ چار پہنچوڑ انتہا۔

کار اس سعدوت سے خلام خردی کر اسیں آزاد کرایا۔

پاکستان میں معاشی بدحالی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔

وہ مسکن کی کمی اور مسکن کی کثرت نے زندگی اجیرن ہادی

ہے۔ آج بھی ہم اسلامی فنا فی ریاست حکم کر کے ناقام

کیلائیں ملکیت کی کھلائیں ہیں۔ اس میں مدد ذیل

تجھیزیں کی جاتی ہیں۔

تجھیز

۱۔ سیرت طیبہ اور خلافت راشدہ سے رہنمائی :-

نی اکرم ﷺ کے ناقام حکومت کا رنگ اور آپ کی تربیت کا پر اوقاع حضرت عمر کا یہ فرمان کہ اگر دریائے فرات کے کلارے کوئی بھر بغیر چارہ کے مریجے تو مجھے ذر ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں سوال کریں گے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ حضور ﷺ کے ناقام حکومت اور خنانکے راشدین کے دور حکومت اور خنانکے راشدین کے دور حکومت کی بھی پھوٹ نہ ہو۔ پاکستان کی بخوبیوں اور تحقیقاتی اواروں میں رہیں

ٹاہری کے ساتھ ساتھ ٹالوہ انزوں ہوں۔ سیفی بن مالکہ میں حضرت زینہ بن علیت نے ٹالوہ کما اور ٹوپکھو کیا اس سے تو یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کے فرق سے مومن کی ان آرزوؤں میں کوئی فرق واضح نہیں ہو گئے اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کا جسد اسرارِ قبر تھا ہے جس و حركت یوپکا تحد آپ کا جائز تجزہ عالمی میں تھا اور سیفی بن مالکہ میں ظیف کے انتساب کا مسئلہ باز کے ٹالوہ فلک افیکار کرتا چلا جا رہا تھا اپاک زینہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ بن علیت کے بیٹے سے مومن کی ان دو آرزوؤں کا تواریخ پڑھ پھوٹ لکھا اور وہ مسئلہ ہو وفاتِ رسول کے ساتھ اسلام کی وفاکات کا لذھبہ بنا جا رہا تھا اپاک علی ہو کر رکب کی تھات کے بیٹے زینہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی پکاری ہی کہ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کے انسار تھے ای طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کے ظیف کے بھی انصار رہیں گے۔"

جب تک یہ دو جذبات لور یہ دو تنائیں مسلمان کے بیٹے میں موجود ہیں، امت کے قوم مسئلے مل ہوئے رہے مگر اب مسائل کے الجھاں کا اصل سبب یہی ہے کہ مومن کے بیٹے اب ان دو آرزوؤں سے قائل ہوئے جا رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی محبت اور اسلام کی آرزو کے دعوے تو ابھی تک دنہ ہیں کر کر ٹھوت بھی ابھی اور کہیں ہی نظر آتا ہے۔ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کو چکرمان کر دید قدم پڑھ کی اچانت مسلم ممالک میں بھی نہیں مل رہی۔ ہاں فرعون کو قوی ہیرو مانے اور منوئی کی کھلی پھوٹ ہے۔ کتنا پہنچانا سوال ہے گر کتنا برا سوال ہے۔ کیا ہم مسلمان ہیں.....؟"

اس سوال سے ہیں دلچسپی ہو یاد ہو گر اس سوال کو "ہم" سے پوری دلچسپی ہے۔ اس سے بیش دریمانا بھی نہیں آج ہم اس نظر انداز کر سکتے ہیں کہ قبر اور حرمیں اس کا سامنے آنا بالکل تھی ہے۔ یہ دنیا پڑھ کر ہے بہاں رہی ہے اور قبر من کھوئے اور آخرت ہماری طرف مدد کے بھائی ملی آرہی ہے۔ آخر تھی رہی ہم اس سوال کو اور نیادہ مل سکیں کے؟

ہاں وفاتِ رسول کے بعد حقیقی مسلمانوں کے دل میں ان دو قلمیں تناؤں اور جذبات میں الیک تبدیلی ضرور پیدا ہوئی تھی، ہو سکتی ہے اور ہوئی چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی وفات کے بعد دنیا میں "کارکی" ہوتی ہوئی گھوس کر کے مسلمانوں کی ایک خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ جلد سے جلد اس دنیا سے رخصت ہو کر اس دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ سے جاٹے۔ اور دوسری خواہش یہ ہوا کرتی تھی کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کے بعد زندہ رہیں اور وہ صرف اس لئے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی مماتت صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ پر

ٹھس تو یہ علیٰ

آئیے اس وچیں تو سی ہمارے اندر کیا ہو رہا ہے؟

محبت کا نشان

دو ایسی خصوصیات جن کو پانے کے لئے صحابہ کرام کے دل بے تابانہ دھڑکنے لگے

کوہد کے نزدیک آئے دیجے ہیں اور وہ کوئی تکفیر

محسوس کرتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ تم ہو چکے؟ کیا ان کے ایمان کی پانی مل کی گئی؟ کیا یہی؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی محبت اور اسلام

کی ناتھاند ہیش قدی کی دو تنائیں ایک معیاری مسلمانوں کے دل میں کس قدر شدید ہو اکر تھیں اس کا اندازہ کرنا

ہو تو چشم صور کو ذرا ظیف ہائی معمراً واقعیت صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ کی

طرف پہنچریے۔ دیکھنے والہ فروہ تھیرے کے اس تاریخی مقام پر امارت کی آرزو کر رہے ہیں حالانکہ "amarat" ان کے لئے

وہ شے تھی کہ خدا کے ساتھ اس کے سلطانی ہواب دی کا

خاطرہ مولیٰ لینا کے نزدیک اپنی کرون کو واڈیے سے بھی

زیادہ تھیں اور خدا را تھا جس کی تو وہ مر رہا تھا صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ

ہن ایک مومن کے لئے بہترن ایک بہترن کوشش چاہیے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو مومن کے پورے قلب

چلتے چلتے وہ رہ کے تھے۔ صراحتی خاموشی میں عکریزون

کے فرش پر چادر وال کرچت لیٹ گئے تھے اور آہان والے کو اس طرح پکارا تھا۔

"اُنی اب میں بڑا ہو گیا اور قوی ہواب دے گے اور

میری رعلیا ہر جگہ پھیل گئی۔ پس مجھ کو اس حال میں دنیا سے

اخالے کر میرا کیا وہ عرا اکارت نہ چلا گیا ہو اور میرا قدم مد سے آگے نہ لکھا ہو۔"

اور زین و الوں سے ایک دن المومن نے یہ کہا تھا۔

"اگر کوئی رو سرا نفس خلافت کے اس بارہ ما تھا کہ اس

قوت رکھتا تو مجھ پر یہ بہت زیادہ آہان قاک میں آگے

بڑھوں اور میری گردن ماری جائے۔"

میرا اس دن وہ بھی "amarat" کی آرزو کر رہے تھے۔ اس

جنہنے کے لئے سرپا سوال و شوق ہے ہوئے تھے۔ کس

قدر شدید ہوئی ہے وہ محبت جو ایک مومن کو خدا اور اس

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ سے ہوئی ہے اور ظہر اسلام سے

ہوئی ہے۔ آؤ لو گو! ہم بھی اپنے سینوں میں جماں کر دیکھیں

کہ وہاں کیا حال ہے اور کون ہی آرزو گیں موجود ہیں؟

اور بات یہ بھی نہیں تھی کہ مومن یہ دو تنائیں اسی وقت سامنے آکتی ہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحیۃ الرحمۃ علیہ اپنی دیت

نیبیر میں جیتے ہی آنحضرت نے یہ فرمایا کہ۔

"آج میں یہ جنہذا اس ٹھس کو دوں گا جس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت بے اور اللہ اسی کے باقاعدے پر جن

عنایت فرمائے گا۔"

تو یہ سنتے ہی ہر ایک صحابی کا دل اس جہنمے کو پانے اور

اخالے کے لئے بے تابانہ دھڑکنے لگا اور لپائی ہوئی بڑا دوں

مخصوص نظریں اس پر جم کر رہے تھیں جو اس وقت دل عظیم

خصوصیات کے ساتھ دستِ رسول میں بھت کا اثر ہاتھ لے گیا یہ کہ

وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا اٹھان ہے اور دوسرے یہ کہ اس بھنڈے کو اخالے والے کے ہاتھ پر

اسلام کو خل و کامیابی کی سرپلیدیاں حاصل ہونے والی ہیں۔

ورحیمات سرف یہ دو "خصوصیات" ہو سکتی ہیں جن

میں ایک مومن کے لئے بہترن ایک بہترن کوشش ہو سکتی ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو سی دو تنائیں اسی دو قلب

اور پاری دنیاۓ آرزو کو گھیرے ہوئے ہوئی ہیں اور ہوئی

ہیں۔ سچا یہ کوئی تکوپ میں اس وقت انہی دو تنائیوں نے

زبردست ٹریمیں تین تین زریں اذطراب پیدا کر دیا تھا۔ وہ سب

اس بھنڈے کے لئے سرپا لکھا اور بجم خالب بنے تو

تھے کوئی بھی اس بھنڈے کو اس لئے شیں چاہ رہا تھا کہ اس

کے ذریعے علم برداری اور سیاست کا اعزاز حاصل ہو جائے۔

کوئی بھی اس بھنڈے سے اس لئے دور بھائی کو تیارہ تھا

کہ اس کے اخالے کے ساتھ یہ خاطرہ عظیم بھی آئے گا

میدان بٹک میں دشمن کی سب سے زبرداں نظریں علم

برداری پر ہو اکتی ہیں۔ نہ ان کو دنیا سے محبت تھی اور نہ

یہ موت سے وحشت اور شہادت کے طول کی آرزو گیں۔

کیسے خوش نسبت تھے ہمارے وہ بھائی! جن کے قلوب ان

دونوں ملک فتوں سے پاک و ساف تھے۔ جن کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے والے زمانے کے سلطانیں

"ہب دنیا اور کرایت موت" کے ناموں سے یاد کیا تھا

وہ کوئی اُن فریب سے یا کس بخوب رکھا ہے، جہاں وقت کی پیشہ کی تھی۔ ڈائیٹ میٹ اور اینڈ اری ایک ہام بات کی سمجھی جاتی ہے۔ وہاں اس طرح سے واقعہ تھا، پیش آگئی تھیں تجھ بخوبی اور اس قوم کی انتہی تھی، یا یار ہدایت اور وہ شفیقی کی حالت ہے۔

وائقہ اس طرح یا ان کیجاں تھا ہے کہ مل کے مرست کے بعد ایک ان دونوں سال امریقہ سے دو سال تک مل کی لاش کو گرفتار کیا گیا۔ وہ اس سے باہمیں کرتا تھا۔ اس کے لئے کہا تا یاد کریں تھے، پوسوں کو اس کی صحت کی اظاہر دیا کر تھا۔ کسی کے چہارے پر لاش کو پدار لوز حاکر اس کے پاؤں وابستہ رکھتا اور یہ کیوں کرتا تھا اس لئے نہیں کہ اس کو مل سے بے انتہا محبت تھی، مل کی وجہ اُن اس کے لئے ہائل بہادر تھی ایک وہ مل کے فرمیں اپناہ مانی تھی، اُن کو بیٹھا تھا اور زندہ رہو، نہ ترق بہم کیا تھا بلکہ اس نے کہ مل کو حکومت کی طرف سے بول بہاں و نیکی (بوجھا پنچی ٹھنڈی) کے طور پر ملا کر تھا تھا وہ مل اترتے اور اس کی صرف یہی ایک سورت تھی کہ مل کو مرست کے بعد بھی زندہ دکھلایا جائے۔

امریکہ کے بارے میں یہ تو پہلے ہی سن رکھا تھا کہ وہاں لوگوں کو بڑا سپاہی میں شیقی کا سعدہ برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہاں آدمی جب بوز حاکر جاتا ہے تو اُنکی اس کے کھود رہ جاتا ہے اور اس کو بہادر و شہی ملے۔ اس کو بہادر و شہی کرنا چاہیے، اپنی شروعیات کو پورا کرنا اس کی طاقت سے باہر بوجاتا ہے، اور شدت سے اس کو ایک سارے کی شروعیات دوئی ہے تو بخوبی اس کا سارا جو خود اس کا پانچاہا ہے۔ اس کی طبقہ اور بھی ساختے طریقے ہیں، وہ اس طرح کا پیشہ کرنا ہو، اور بھی اپنے کا انتقال ہو، کہ اپنے بھروسے کی آنکھیں اپنے کا انتقال ہو۔ مثلاً بھی غریب لڑکیوں کی شادی کا نام لیتے ہیں۔ بھی بھی عالت سفر میں جیب کٹ جاتے کاروبار رہتے ہیں۔ بھی کسی کی کوئی دنیا کا تکرہ کرتے ہیں۔ بھی اپنے کو فساد وہ خالقون کا پا شدہ قرار دیتے ہیں۔ غرض کے اس طرح کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ ان میں کچھ بچے اور اکثر جھوٹے ہوتے ہیں، میں میں اس پر سماں کا انتقال ہے اور علاج کے لئے کچھ رقم کی طالب ہوتی ہے۔ اس کے شور بر کا انتقال پیلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔ پچھے کی ایک ترقی یا اونٹھلی ہے۔

اینیت: محبت کا فرشتہ

زندگی میں ان کی تصدیق کی تھی، اسی طرح واقعات کے بعد بھی تصدیق کی جاتے۔ جس طرح حضور ﷺ کے ساتھ اسلام کے نسل کے لئے کہ لئے وہ بد کا تھا اسی طرح حضور ﷺ کے بیچے حضور ﷺ کے دریں کو سرپنڈ کرنے کے لئے سرد جنگی باڑی کا دی جاتے۔ لیکن یہ خواہش ہرگز مومنانہ نہیں کہ ہم دنیا میں اس لئے دیر تھک زندہ رہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہم سے چھٹی نہیں اور اس کے ہوناک عاقب اور اخروی سزاوں کا انکار بھی ہم سے نہیں، وہ آنکہ لذت گناہ اور حسرت ٹوپ کے لئے زندہ رہنا ہرگز مومنانہ بات نہیں ہے۔

جعفر مسعود حسنی ندوی، الحسن



واقعات تو اپنے بہت سے ہوں کے اور وہ کچھ کے سے بخوبی ہو جائے۔ اپنے کی خالہ اس کو نہیں نہ پاک افسوس کرتی ہیں اور اس کے خالی ہاتھ پلے جاتے کہ اس کی غیرت، جیساً شرم اور شرافت پر محدود کرتی ہیں اور اپنے کشکی ہیں کہ چاری خصوصیات میں ہے۔ کلھن کا بندورست نہیں ہے۔ اُپر کچھ مدد ہو جائے تو اس کے کھن کا انتقام ہو جائے۔ کون ہو، گھس کا دل اس موقع پر نہ پیچے گا لیکن چند دن کے بعد جب وہی لزاں آپ کو شلما ہوا ایسا طرح اپنی ماں کی موت کی خبر دے کر رقم و مصلحت ہوا نظر آئے گا تو آپ کی حیرت کا کوئی نیکانہ نہ رہے گا۔

اسی طرح دوپر کا وقت ہے آپ کہانے سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے بھی ہیں کہ اچانک کنڈی کھکھلاتے کی آواز آتی ہے۔ آپ کی پچھے کو سمجھتی ہیں یا خود چاکر دروازہ کھوئی ہیں تو کیا ریکھتی ہیں کہ ایک عورت کمزی کراہ رہی ہے۔ چھرے پر اس کے پنی بندھی ہے۔ ہلاکا ساروں کرہتے ہوئے اور ہر غیرت کے ایسے نمونے اسے اپنے کی وجہ سے پانچھلے کاروباری کا مال سنتی ہیں تو اپنا سرہنہت لیتی ہیں اور بخوبی اسی انتشار میں رہتی ہیں کہ اب آئے تو ہیوں۔ اس کے ملاوہ اور بھی بہت سے طریقے ہیں، وہ اس طرح کا پیشہ انتیار کرنے والے اپنائے رہتے ہیں۔ مثلاً بھی غریب لڑکیوں کی شادی کا نام لیتے ہیں۔ بھی بھی عالت سفر میں جیب کٹ جاتے کاروبار رہتے ہیں۔ بھی کسی کی کوئی دنیا کا تکرہ کرتے ہیں۔ بھی اپنے کو فساد وہ خالقون کا پا شدہ قرار دیتے ہیں۔ غرض کے اس طرح کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ ان کی کوئی دوسری کیا ہے۔ پچھے کی کوئی معمولی بیاری نہیں کیسراہتی ہے اور علاج کے لئے کچھ رقم کی طالب ہوتی ہے۔ اس کے کاروبار کا انتقال پیلے ہی ہو چکا ہوتا ہے۔ پچھے کی ایک بارہی کی وجہ سے وہ کہیں کام بھی نہیں کر سکتی ہے۔ احتیتاجین بیاری سن کر آپ کا دل دہل جاتا ہے اور بخیر کسی حقیقت کے جو بھی آپ اس کی نہ صحت میں پیش کر سکتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ خدا کا خطر بھی اوارکری ہیں کہ اس نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو پچھلی ہر چشمی بیاریوں سے محفوظ رکھ لے۔ افغان سے چندی روز بعد آپ اپنی ایک خالہ سے مل کے تھے کہ تھے قربت ہی کے ایک محل میں چالی ہیں۔ ابھی آپ پچھلی میں اس کے پیشہ میں اس طرح کے واقعات پیش آنکوئی تجھ بھی بات نہیں۔ تجھ بھی کی بات اگر ہے تو وہ یہ کہ اس طرح کے واقعات امریکہ میں منصب دولت مند اور ترقی یا اونٹھلے میں ہیں، آپ کیسیں جس کو ہزار ہیں اور دوسرے ملک کے تھے۔ اس کی کوئی برا مقام اور رہبہ بھی حاصل نہ ہو تو ایسے ملک میں اس طرح کے واقعات پیش آنکوئی تجھ بھی بات نہیں۔ تجھ بھی کی بات اگر ہے تو وہ یہ کہ اس طرح کے واقعات امریکہ میں منصب دولت مند اور ترقی یا اونٹھلے میں ہیں، آپ کیسیں جس کو ہزار ہیں اور دوسرے ملک کے تھے۔ اس کے پیشہ میں لاتھی ہیں۔ ابھی آپ پچھلی میں اس کے پیشہ بندھی ہوئی ہے۔ ہاتھ میں لاتھی ہوئی ہے اور لکڑا لکڑا کر چل رہی ہوئی ہے۔ آپ کی خالہ اس کو دیکھتی ہی کوئی خوشی میں باقی ہیں اور مخفی میں دس کا نوٹ تھا کے والپس آتی ہیں لیکن اس سے پہلے اس کو ورثتی نظر

عبدالباطر راشد اعوان
صلح دادو کوڑی

دو گذاب، دو مکروہ پھرے

مریمؑ کذاب اور مرزا غلام قادیانی

صف بن ضیاوسے لے کر مرزا غلام قادیانی تک اور بھی عین اللہ تک تقریباً ۲۶ گذاب پیدا ہو چکے ہیں

چنانچہ مسلم کی من گھڑت وحی ہے۔ جو کہ اس نے غالباً سورہ والیں کے مقابلہ میں چار کی۔ اور اس کے ایک ایک لفڑا کو سن کر بھی آتی ہے۔
یا ضفدع بست ضفدعین۔ نقی کم نسبتیں۔ لا، العاء تکریبین ولا الشارب نعمتیں۔
ترجمہ۔ اے میذن کوں کی اوالاد میذن ک۔ مرآت اڑاتی ہے۔ تحرے رائے سے نہ پالی گدلا ہو گانہ پئے والے باز رہیں گے۔

اس کالم کی ایک وحی یہ ہے۔
لقد انعم اللہ علی الحبلی۔ اذا خرج منها نسمة نعمتی۔ من بين صفاق و حشی۔
ترجمہ۔ اللہ نے براہی احسان کیا ہے۔ حبلہ گورت پر ک ایک زندہ روح کو اس کی بھلی اور آئتوں کے اندر سے نکل باہر کیا۔
سورۃ النیل کے مقابلہ میں اس کالم نے وحی گزی۔ الفیل و ما الفیل۔ وما دراک ما الفیل۔ لہ ذکر فصیر۔ و خر طوم طربیل۔
ترجمہ۔ ہاتھی ہاتھی بینی کید کیا تم سمجھے کہ ہاتھی کیا ہوتا ہے۔ اس کی دم پھوٹی ہوتی ہے اور سوندھ لی ہوتی ہے۔

سورہ والیت کے مقابلہ میں اس نے یوں کہا۔
والاعاجنات عجنا۔ والخابرات خبرنا۔ واللامقات لقما۔ اهالو سمنان قریشا قوم یعنی دون۔

ترجمہ۔ "حتم ہے آتا گوندھنے والیوں کی روٹی پاکے والیوں کی سامن اور بھی میں لئے چور چور کر کھانے والیوں کی۔ کہ قریش یہی ہی خالم قوم ہے۔"

اب خاتم النبیین ﷺ نے ہزار گذاب پر ہائل ہوئے والی وحی برحق اور اس کاذب کی خرافات و نہایات دونوں پر غور کیجئے کہ بچے بھی اس کے کلام کا مذاق اڑائیں گے۔ اسی لئے اللہ نے اس کو زلیل کیا۔ اور یوم حدیث میں اس کو حضرت

حضور پاک ﷺ کی وفات کی بعد یہ فتنہ ہوتا شروع ہوا۔ آخر کار غلیظ رسول صدیق اکبر ﷺ نے مسلمہ کذاب کے خلاف اعلان جنگ کیا اور جنگ کے لئے فلر رواد کیا۔ جو مومن مسلمہ کذاب مارا گیا اس کے پیروکار بھی بڑی تعداد میں جنم ریسہ ہوئے اور بیت گرفتار ہوئے۔ ان میں سے اکثر نے توبہ کی اور دعا زہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر ﷺ کے پاس اس کے لوگ توہہ کرتے ہوئے آئے اور دین اسلام میں داخل ہونے لگے تو غلیظ رسول نے ان سے کام کا کوئی کام تو نہ ادا۔ انہوں نے معاملہ مانگی۔ حضرت صدیق اکبر ﷺ نے اصرار کیا اور کام اضطرور نہ ادا۔ مگر اور لوگ بھی میں اور اسیں پڑا یہ و علم والی جو وحی (قرآن مجید) پہنچی ہے اس کی افسلیت و اہمیت کو بعد از معاون پیچان سکیں۔ چنانچہ انہوں نے مسلمہ کذاب کی من گھڑت وحی سنائی۔ جس سے اس جھوٹے کا جھوٹ ملایا ہو آتا۔ اس کے بر عکس سچے نبی کی تو اک اک بات سے اس کی نبوت کا انکسار ہوتا ہے۔ اس کے چرے کی پاکیزگی و مخصوصت سے صداقت و حکایت ظاہر ہوتی ہے۔

چنانچہ حسان بن ثابت کہتے ہیں۔

لو لم نکن فيه آیات مبینة
کانت بدیہة تائیک بالخبر
یعنی اگر آپؐ کے پاس لاکر نہ بھی ہوتے تو آپؐ کے چڑھ کی پاکیزگی سلاسلی اور مخصوصت خود آپؐ کی صداقت و حکایت کی دلیل تھی۔ یعنی اس کے بر عکس مسلمہ کو صابیان بصیرت میں سے جس کی نے بھی دیکھا وہ اس کے ریک اتوال رذیلان گنگلاؤ غیر فتح کام اور افعال قیصر اور اس کے جھوٹے اور عالیٰ قرآن کو دیکھ کر جو اس کو دوزخ میں لے جا کر پھوڑے گا یہ تنبیہ نکالے گا کہ وہ کیا جسما بدی دعویٰ نبوت کر دیا (یعنی حضور پاکؐ کی حیات مبارکہ اسی میں)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلطنت نبوت حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت محیٰ مصطفیٰ ناظم النبیین ﷺ پر ختم ہو گیا۔ آپؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو گا۔ بلکہ آپؐ کی رسالت و نبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا۔ اور آپؐ کا آخر قتاب رسالت و نبوت رہتی و نیا نک تباہ و درخشنار ہے گا۔ نہ وہ بھی غروب ہو گا۔ نہ اس کے بعد دوبارہ سلطنت نبوت چاری کرنے کی ضرورت لاحق ہو گی۔ نبوت کا دروازہ بند ہو گا۔ جھوٹے مدعاں نبوت پیدا ہوئے رہیں گے اور ہر دعویٰ نبوت یہ دعویٰ کرے سکا کہ میں اللہ کا بھی ہوں۔

چنانچہ سب سے پہلے مدعاہ طیبہ کے رہنے والے ساف بن ضیاوے ۲۴ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے بعد اسود بن کعب ہو کر یہاں کاربہ والاتھا اس نے ۲۵ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر ۲۶ ہجری میں خیرکے طیبہ بن خلید اسدی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ یعنی ان تینوں مدعاں نبوت کے بعد ۲۷ ہجری میں (یعنی نبی پاکؐ کی حیات مبارکہ اسی میں) یہاں کے رہنے والے مسلم نے دعویٰ نبوت کیا۔

صف بن ضیاوے لے کر مرزا غلام احمد قادری تک اور پھر غلام احمد قادری سے لے کر صوبہ بخار کے بھی میں اللہ تک تقریباً ۲۶ مدعا نبوت، سچے موعود، مددی موعود، نامور من اللہ، مظہر فاطمہ، من مظہر اللہ تک اور پھر دعویٰ نہ الی تک، یعنی خدائی کا دعویٰ تک کرنے والے کذاب پیدا ہو چکے ہیں، نہ جانے اور سکتے پیدا ہونے والے ہیں۔ اللہ سب کے فتوؤں سے بچائے۔

یعنی ان سب جھوٹے مدعا نبوت میں سے تین ایسے ہیں کہ جن کے فتنے پہلے۔

۱۔ مسلمہ کذاب۔ ۲۔ بباء اللہ ایرانی۔ ۳۔ اور غلام احمد قادری۔

مسلمہ (جو کہ یہاں کا رہنے والا تھا) نے ۲۸ ہجری میں دعویٰ نبوت کر دیا (یعنی حضور پاکؐ کی حیات مبارکہ اسی میں)

سے آنسو باری ہوں گے۔ وہ تجربے (مرزا قادیانی) پر درود
نہیں گے۔"

پہلی قلیل میں نہیں ہوئی۔ بلکہ اس پار مرزا قادیانی احمد قادیانی
اور تو اور مرزا کو علی، امروہ، لکھنؤ، دندن اگر بجزی، بجنی،
فارسی و فیرزہ زبانوں میں دستی آتی رہی۔ اور اسی طرح ہی ایک
دستی تجربہ اوتی میں ۲۵۲ صدر درج روشنی خواہی
میں ۲۰۱۶ پر انگریزی میں اسے یہ دستی ہوئی۔

I love you, I am with you. Yes,
I am happy life of pain, I shall
help you, I can but what I will
do, We can but what we will
do, God is coming by his army,
He is with you to kill enemy.
The day shall come when God
shall help you, Glory be you.
The Lord God Maker of the
earth and heaven.

اب ذرا اس پر غور کریں اور میسلد کذاب کی من
گھڑت و تی پر بھی۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ میسلد کذاب نے تو
یوں کام کیں جو کمی نبوت میں ان کا شرک ہوں اور مرزا
قادیانی احمد قادیانی نے کام میں جو کام علی و بروز پر بیند وی غور
ہوں۔ کویا یہ میسلد کذاب سے بھی بڑھ گیا۔

اس کام علی بھی اسی طریقہ پر کہا ہو گا جیسا کہ میسلد
کذاب اور اس کے چیلوں کا ملائی بذریعہ جلد صدقی
اکبر (ع) کا تعلق رکھتا ہے کہ

چنانچہ آج صدقی اکبر (ع) کے پیروکار، فرم
نبوت کے پروانے عالی جگہ تحفظ ختم نبوت کے پر چمٹے،
میسلد کذاب کے علی و بروز نلام احمد قادیانی اور اس کے
چیلوں کے خلاف بر سر کیا جائیں۔

ایئے ہم بھی اپنے مال و بہان سیست اس جہاد میں شرک
کریں۔ اور کل قیامت کے دن محمد علی (ع) کی
شفاءت کے حق دار ہیں۔

اقوال زرعیں

○ یکیل بھری بڑی ہیں ایک دوسرے کی مدد سے سمیت لو۔

○ مذاہوں کاگھر جنم اٹھیں۔۔۔ جنم تو صرف محبت سے خالی دل کا نام ہے۔ (خلیل جران)

○ ایک انسان کی سب سے بڑی خوش سمعتی اور اس کی زندگی کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ وہ
کسی نیک مقصد کو لے کر زندگی کی کھنچ را ہوں پر ٹھیے اور منزل مقصد پر پہنچ جائے۔ (ڈاکٹر
مارڈن)

○ مظلوم کی عادت اختیار کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے گویا دنیا جہاں کے دکھوں سے
پہنچ کے لئے ایک محظوظ ترین پناہ گاہ تیار کر لی ہے۔ (سرست امام)

○ حیات اخروی انسان کی ذوق حیات کی شدت پر محضہ ہے؛ جس قدر کسی شخص میں ذوق زندگی
زیادہ ہو گا اسی اسکازمانہ بر زخم ہو گا۔ (عرش "غوثات")

و جنہی کے ہاتھوں ہاڑک کر دیا۔ اس کی جماعت فیصل و رسوا
ہو گئی۔ اس کے ساتھیوں پر اعتماد بر سی۔

حضرت صدقی اکبر نے جب درج بالا کام ساتھ ان سے
کہا کہ کم بختو احصاری عقلیں کہ حرجی ہیں۔ خدا کی قسم یہ
تو کسی بے توف کی زبان سے بھی نہ لٹکے گا۔

صاحب تحریر ابن سیف کی تکھتے ہیں کہ عمرو بن العاص میسلد
کے پاس آئے زمانہ جایلیت میں وہ اس کے دوست تھے اب
تکھ وہ بھی عمرو بن العاص اسلام نہیں لائے تھے تو ان سے
میسلد کذاب نے کہا کہ اے عمرو! احصارے آدمی (آدمی) پر
آن کل کیا واقعی اتری ہے۔ تو ابن العاص نے کہا کہ میں نے
ان کے اصحاب کو ایک بڑی ہی زیر دوست سورۃ یکان نہادت
خھڑ پڑتے تھے۔

پوچھا ہو کیا؟ عمرو نے کہا۔

والعصر لان الانسان الفی خسر (الخ)۔
میسلد نے تھوڑی دیر سوچا اور کہنے لگا مجھ پر بھی ایک

ایسی ہی واقعی اتری ہے۔ عمرو نے پوچھا ہو کیا ہے تو کہا۔

یا اور بیا اور انعامات اذنان مصدر۔ وسائل ک حضر
ونقر۔

ترجمہ۔ "اے ویر اے ویر (جاوزہ) تجربے تو کل اور ابرا
ہوا سید ہی نمایاں دکھائی دیتے ہیں ہاتھ تمام جنم تو یقین پوچ

ہے۔"

پھر کہنے لگا کہ کیوں عمرو اوتی کیسی رہی۔

تو عمرو بن العاص نے کہا۔ خدا کی قسم آپ جانتے ہو کر

جسے تھاری و تی کے کذب کا تھا ہے۔

جب ایک مشرک کا یہ حال ہو کہ بھی کسی صداقت اور
میسلد کا کذب اس پر بھی قائم نہیں تو ساجد بن ابی سریت پر یہ

بات کہ پوچھیدہ وہ سمجھتی ہے۔

اسی لئے اللہ پاک فرماتا ہے۔

و من اظلم من افترى على الله كذباً و قال اوحى

الى ولهم بروح اليهشى۔ (الخ)

ترجمہ۔ (اس سے بڑا کر کالم کون ہے جو انشا ہے جو
ہاذھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر تی اتنی ہے حالانکہ اس پر
و تی نہیں اتری۔۔۔ یا یہ کہتا ہے کہ تحریر کی طرف میں

بھی تپتھر ہوں) اور ایسا ہی وہ مخفی بھی ہے جو جھوٹا ہے جو

پتھر ہوں کی پیش کی ہوئی و تی کو جھلا دے جس پر کہ خدا کی
ولیس قائم ہو چکی ہیں۔

میسلد کذاب ہی کی طرح بلکہ اس سے بڑا کر کالم
قادیانی کے رہنے والے، مرزا قادیانی احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں

دو گوئی تبوث کیا۔

علام احمد قادیانی کذاب کا عقیدہ ہے کہ

آنحضرت ﷺ کا دنیا میں دوبار میتوحت ہوا، مثلاً

الله مقتدر تھا، چنانچہ ایک وحدتی صدی سمجھی میں آپ

محمدی حیثیت سے مکہ کرمه میں میتوحت ہوئے اور دوسری
پار ایسیوں صدی سمجھی کے آخر (اور چند ہویں صدی) تھری
کے اوائل (کم) میں قادیان (خلیل کو رد اپھر، مشقی، ثواب) میں



قارئین کا گوشہ

ایڈیٹر کی ڈاک

وزیر اعظم کے نام کھلاختہ

جتناب عالی!

بعد احرام کزارش بے کہ آپ نے چنینہ گروپ کے ملکوں و نوکر و زیر اعلیٰ بنا کر پاکستان ہلپارٹی کے لوگوں اور علاقہ بھر کے عوام کی املاکوں کا خون کیا ہے۔ اس کے قلم و ستم سے تباہ آکر عوام نے تھیلی توکیا طبع بھر لواکاڑہ سے نکال باہر پہنچا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اعلیٰ منصب پر دوبارہ نکال کر اچھا نہیں کیا۔ اس کے نزدیک انسانیت ہام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ اقتدار کا بھر کا ایسا ہے تمام کھانہ کھانے کے لئے اپنے عزیز و اقارب کو باقی اندھا ری ڈیاں بھی ایسے نہیں بانٹتا۔ قوم نے حضرت مرسی سے بتال سے لئے گئے قیمتیں کے دوسرے کپڑے کا حساب مانگا تھا اور ان کو یہ حساب دعا پڑا۔ لہذا ملکوں اور بھروسے اعلیٰ منصب پر دوبارہ نکال کر اچھا نہیں کیا۔ اس کے نزدیک انسانیت ہام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ اقتدار کا بھر کا ایسا ہے جس کی وجہ سے صرف اقتدار سے ہی بھرتی ہے۔ صدارت کے اچھیں میں اس کی مکاریاں اور چالاکیاں نظر آتی ہوں گی۔ خدا کا نکر ہے کہ آپ نے ایک میکار جمیونے سائیک صدر نظام اسماق خال سے جان چھڑا دی۔ لاکھوں مبارکباد کی مستحق ہیں۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مل سے دو بارہ سماجیہ والا شخص بھی کامیاب نہیں ہوا۔ ایک سماپت تو اپنے انجام کو بخیج لیا۔ دوسرا سماپت سرے منڈھ رہا ہے کیونکہ اس کے پاس وزیر اعلیٰ کے پہنچی ہیں۔ اُسے کی بے پناہ کو شش کر رہا ہے۔ خدا اس سے چھکارا حاصل کیجئے۔

گرامی مژلات محترمہ صاحب! وزیر اعلیٰ ملکوں و نو کے انتیارات سلب کرنے پر علاقہ کے لاکھوں عوام کے راویں میں غوشی کی سر درود زمینی تھی اور ہلپارٹی کی حکومت کے اس القadam کو بیدار سراحت ہوئے خزانِ حسین پیش کیا۔ لیکن چند دنوں بعد انتیارات دوبارہ عمل کرنے پر لوگوں کی خوشیاں خاک ہو گئیں۔ فوری فیصلہ بدلتے ہے لوگ حکومت کی کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ لاکھوں لوگ سوال کر رہے ہیں چالیس، چینیاں یا گلزاری کا مالک معمول زمیندار جو زرمی ہوئک کا قرض بڑی مشکل سے اترتا ہے۔

۱۔ شاہنہماں یا گلستان مل و ساوے والا کامال کسے بن کیا؟ ۲۔ چوہیں لاکھ کریب ہوپے کی کوئی تھانہ رہو جویں کھا شرمنی خرید کر جزیری کروائی، یہ رقم کیا سے آئی؟ ۳۔ ماہل ٹاؤن لاہور میں چار کنال اراضی پر کوئی دوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئے والی کوئی تھی کی رقم کیا سے آئی؟ ۴۔ طبع اکاڑہ کے ہرے بھرے بنتکات سے اس نے اور اس کے پاتوں پر مجاہوں نے کوئی دوں روپے کے درخت کاٹ کر تجویزیاں بھر لیں۔ ۵۔ اخبارات اور رسائل اس بات کے گواہ ہیں کہ اسی (۸۰) کروڑ روپے ہیت الممال سے اڑائے گئے اور اس

صاحب پولیس دیپاپور حاضر سوس مرزاں ہیں۔ بلدیہ جویں لکھا میں سننی آفسر ۲۰۰۰ سال سے تیناں) پچھر دی عبادت اس مرزاں ہیں۔ صوبائی اسکلی میں سیکھی میں پولیس میں افسر ریک کے نیاہ اسی مرزاں ہیں۔ راجح مل میں ذا ریکٹ بھرتی ہوتے والا اسے اسی آئی پولیس سردار جیل الحمد مرزاں ہیں۔ حافظ آبلو مرزاں ایس کا گزہ ہے تو خواز شریف اور نلام اسماق خال کے دوسریں حکومت طبقی اس نے اس کو طبع کا درج دے دیا۔

خدا پر تین سمجھے! اس کی تمام تهدیدوںیاں مرزاں ہیں اور کمالوں کے لئے ہیں۔ مسلمانوں "غیرپولیس" تینوں کے لئے اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ہر دردی نہیں۔ پاکستان کا دشمن، شک دل بے رحم بے پناہ دوالت لوت کر لوگوں اور بھر حضرات کو خریز کر مستقبل کا وزیر اعظم بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ لومزکی طبع ہوشیار ہے۔ جو توکاٹ کا بابت اہم ہے۔ اللہ پاک کے نفل و کرم سے تہ خانوں میں اس کی خیریت میں میتھنگوں کے اہم راز بھی ہم تک بخاتجی ہیں۔ یہ پاکستان کا خیر خواہ نہیں اور دی پاکستان پھر پاری کا وقار ہے۔ اس کے پیچے بہت بڑی مرزاں الیٰ حرکت کر رہی ہے۔ پتاب کے کسی بھی ایک بیان اے کو (اسوانے و نوکے) وزیر اعلیٰ کا تقدیم ان سونپ دیں۔ اس کو انتساب کے لئے عدالت میں طلب کرو اس۔ یہ وزیر اعلیٰ بنیت کی سند تو درکار مشرب بنے کی بھی ذمہدانہ نہیں کرے گا اور باتھ تو ڈرکر جان چجزوں کے کیونکہ قلم و زیادتی کرنے والے کا بدب یعنی حساب آجائے تو اسے نہیں بھی تخطی نہیں دیتی۔

آپ کے اس اعلیٰ اقدام پر کوئی لوگ آپ کے بے حد شکر کر رہا ہوں گے۔

براء کرم! ہمارے ہام صد راز میں رکھے جائیں، کسی اشتافت اور شیرین شدائدیں نہیں۔ ہم میں اس کے قلم سے کی لفاظ نہیں۔ آپ کی اس صرانی پر ہماری تھیم ہے حد ہٹر گزار ہو گی۔

والسلام مسلمانوں کے لئے

ایک مرزاں کا خط اور اس کا جواب

عزم ارشد احمد! سلام علی من تبع الہبی۔ میں کل اتفاقاً مولانا اسماں صاحب سے ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہو تو انہوں نے مجھے ملدا جس کا ہوا وہ عدم الفرقی کی وجہ سے تینیں نہ لگھے تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کی طرف سے آپ کو جواب لکھوں گا۔ آپ کے انتشارات وہ ہے۔ تمارے خاپ تاریخ درج نہیں ہے اس لئے اس کا حوالہ نہیں دے سکتے۔ آپ اپنے خاپ تاریخ ضرور لکھا کریں تاکہ جواب دینے والا اس کا حوالہ دے

نیختہ فہلوویہ

لے ہڑپ کے۔ ۶۔ خواز شریف اور اسماق خال دوسری میں اس کو چارہاں کے لئے وزیر اعلیٰ کی پادشاہی تھی۔ اس نے روزانہ تقریباً پچاس بزار روپے آٹو بھکت کے لئے خرچ کرنے کے بھانے اپنی جیسیں بھر گئے۔

۷۔ جزل خیاد و درمیں و نواساب اسٹاکر چپ کے عمدے پر فائز تھے۔ انہوں نے اسٹاکر کا خریض بھائی۔ تقریباً ۷۰۰۰ (۸۰) لاکھ روپے سے زیادہ ہی رقم خرچ کی تھی۔

۸۔ یہ خیاد و در کے سیاہ و در میں ضلیل کوئی نسل اکاڑہ کا جیسے ہیں رہا۔ تقریباً کاٹھی کیا جس طبقی اس کی تھیں جس طبع بال روانہ آٹو فربیا جائے۔

عالیٰ مرتبت! سرکاری خزانہ کی رقم نہ کوئے جس طبع دو ہوں ہاتھوں سے لوٹی دیا جائیں اس کی مخلل نہیں تھی اور جس کی وجہ سے اپنے عزیز و اقارب کو باقی اندھا ری ڈیاں بھی ایسے نہیں بانٹا۔ قوم نے حضرت مرسی سے بتال سے لئے گئے قیمتیں کے دوسرے کپڑے کا حساب مانگا تھا اور ان کو یہ حساب دعا پڑا۔ لہذا ملکوں اور بھروسے اعلیٰ منصب پر دوبارہ نکال کر اچھا نہیں کیا۔ اس کے نزدیک انسانیت ہام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ اقتدار کا بھر کا ایسا ہے جس کی وجہ سے صرف اقتدار سے ہی بھرتی ہے۔ صدارت کے اچھیں میں اس کی مکاریاں اور چالاکیاں نظر آتی ہوں گی۔

خدا کا نکر ہے کہ آپ نے ایک میکار جمیونے سائیک صدر نظام اسماق خال سے جان چھڑا دی۔ لاکھوں مبارکباد کی مستحق ہیں۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مل سے دو بارہ سماجیہ والا شخص بھی کامیاب نہیں ہوا۔ ایک سماپت تو اپنے انجام کو بخیج لیا۔ دوسرا سماپت سرے منڈھ رہا ہے کیونکہ اس کے پاس وزیر اعلیٰ کے پہنچی ہیں۔ اُسے کی بے پناہ کو شش کر رہا ہے۔ خدا اس سے چھکارا حاصل کیجئے۔

۹۔ وزیر اعلیٰ بنیت ہی پلے ہی دن اس کے گئے بخاتجی ارشد و فر ساکن "لکاپ داس" نے اپنے پد مجاہوں کے ذریعے جو ہی لکھا کے چند صورت و کامیابوں کو ملکوں و نوکر و دو کو ووت د دینے کی وجہ سے انہوں نکونیں "گھوٹسوں سے اڑا اور بعد میں جھتری یہ بھی کروائی۔ ان کی عزت نہیں کو ہمچوڑ کیا۔

۱۰۔ مل ملکوں و نوکر کے چینتے نے متعاقی ہیئت سنبھیں صاحب کو ملی فون پر اس نے ہڈیز ہس کی کہ اس کی مرپی کے ملائم ہاڑ سکنڈری اسکول میں اس کا آدمی ملازم نہ رکایا۔

۱۱۔ اس بے گناہ سادہ تجربہ لوگوں پر آئے دن قلم بھوتے ہر پیٹے کی پکی کمری تیار نسلیں چھینتا، دوسروں کی زمینوں پر پیٹھ کرنا آئے دن کا معمول ہن پکا ہے۔ ذرور خوف کے مارے پیچارے لوگ فریاد تو کیا لوگوں سانس لینے سے بھی ارتے ہیں۔ نعمت کوہہ ہونگی لاہور کا ماں بھی اس کی تاب سے شرخ سکتا۔ اس کو رہیا کر تسدیے ہوئی کی زمین سرکاری ہے۔ تقریباً دوکھ کریب ہیٹک کر کے لاکھوں روپے کی سودا بازی کی۔ لاکھوں لوگوں کا دنیا تھا کہ اس کام ملکوں و نوکر نے خواز شریف دوسری میں بستے مظالم ہے اس خالم بیت الملل چور، اقٹا پور، اقٹا پور، اقٹا ڈچور اور ضلع کوئی نسل اکاڑہ تقریباً خلیج رکھا تھا اور اس بھکت کے میل و نوکر نے ہر حکومت کو بھکت کیا اور اقتدار کو کاروباری ذریعہ بنا لیا۔ مرزاں الیٰ سے اس کو بہت محبت ہے۔ اے سی صاحب دیپاپور حاضر سوس مرزاں ہیں۔ ذی اس پلی

۱۲۔ شاہنہماں یا گلستان مل و ساوے والا کامال کسے بن کیا؟

۱۳۔ چوہیں لاکھ کریب ہوپے کی کوئی تھانہ رہو جویں کھا شرمنی خرید کر جزیری کروائی، یہ رقم کیا سے آئی؟

۱۴۔ ماہل ٹاؤن لاہور میں چار کنال اراضی پر کوئی دوں روپے کی لگت سے تعمیر ہوئے والی کوئی تھی کی رقم کیا سے آئی؟

۱۵۔ طبع اکاڑہ کے ہرے بھرے بنتکات سے اس نے اور اس کے پاتوں پر مجاہوں نے کوئی دوں روپے کے درخت کاٹ کر تجویزیاں بھر لیں۔

۱۶۔ اخبارات اور رسائل اس بات کے گواہ ہیں کہ اسی (۸۰) کروڑ روپے ہیت الممال سے اڑائے گئے اور اس

علمی مجلس تحقیق ختم نبوت لاہور کی شوریٰ کے فیضے

سماں بھائی تحقیق ختم نبوت لاہور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ اس میں عبد الرحمن ہوں شپ کی سدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں آل پاکستان ختم نبوت کا لفڑی صدیق آپ (رہ) میں شرکت کا بھرپور فضل کیا گیا۔ ملے ہو اک کمی بیسوں پر مشتمل قرآن۔ عالم سبیر بروڈ بند علام عاشور مزدیم نبوت بانی مسجد سائنس تردد و نوادر جو گل جس کی قیادت مولانا اللہ ان شیخ محمد احمد ایامیل شجاع آپدی کریں گے۔

(۱)... ابھاں میں کمی ایک تراواد اور مخلوق کی لگیں۔ ایک تراواد اور میں و ذری اعلیٰ پیغامب کی مرزا نیت فوادی کی بھرپور نہ مدت کی کمی اور کمایا کر و ذری اعلیٰ نے راجہ منور الدین قدايانی کو مشیر اعلیٰ پیغامب کے عمدہ پر نائز کر کے اپنے جو سے قاریانیت کا ناتب الٹ دیا ہے۔ نیز اخباری روپ و نت کے مذاق را پر منور احمد نے سرگودھا میں قاریانی مبلوت گھوکا اذیقان کر کے انتخاب قدايانیت آرڈینیشن کی خلاف ورزی کر کے ملکی قانون کا مندرجہ اپنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا امیر مذکور کو اس اہم عمدہ سے ملیجھہ کر کے اس کے خلاف قراریات پاکستان کی دفتر ۲۹۸۔ سی کے تحت کارروائی کی ہے۔ ورنہ مجلس یہ کئی میں حق بجا بھی ہو گی کہ پیغامب پر نمائیں قراریانی کی حکومت ہے۔

(۲)... ایک اور تراواد اور میں کمایا کر میاں مخلوق و نو کا قاریانی پاپ مسلسل قاریانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ بعیت عالم اسلام پیغامب کے امیر مولانا یا امیر حسین گیلانی کی اطاعت کے مذاق اس نے ایک نوجوان کو قاریانی بنا لیا ہے۔ یہ ابھاں اونکا وہ کمی ضلائی انتظامی سے مذاقہ کرتا ہے کہ میاں جانگیر و نو کے خلاف قراریات پاکستان کی دفتر ۲۹۸۔ سی کے تحت کیسی رخصی کر کے گرفتاری عمل میں الائچے۔ نیز یہ اجلاس میاں مخلوق و نو سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے قاریانی پاپ کو ملکی قانون کا پابند کریں۔ بصورت دیگر مسلمانان پاکستان اس منافق کی حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

(۳)... یہ اجلاس آل پاریز مزدیم میاں عمل تحقیق ختم نبوت میں شامل اخبارہ فرمی۔ جماعت کے درخواست کرنا ہے کہ وہ میاں مخلوق و نو کی قاریانیت نواز حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کریں۔ لاہور کے سلمان ہر ایام درجہ خاتمت ہوں گے۔

(۴)... ابھاں میں حافظ عبد الرحمن "مولانا محمد النبی" مولانا ایمن مسعود ہائی، قاری نذیر احمد "مولانا عبد الرحمن" قاری جیل الرحمن اختر، خواجہ عزیز الرحمن، قائد سید جبار، مولانا محمد عازی، مسیح رجائہ عزیز، عالمان عاصم علی، مولانا محمد علی، مولانا محمد جبار، محمد علی سمیت کمی ایک جماعتی ارکین نے شرکت کی۔

بے کوئی جب خدمت کی مریت نوٹ کئی اور واقع رسالت پر گزارہ ہوا جو کمی تو پھر تمہاری بائی بہت ہاں ہو کاہر اہر ہے۔

۳۔ "مرزا قدايانی کی امت یاد رکھے" "قرآن کریم بعد ناقم النبیین" کے کمی رسول کا آنہا باز نہیں رکھتا ہے بلکہ رسول کو دیں تو سلطنت جیل متابہ اور باب نوادر جیل یہ ای واقع رسالت ہے۔

۴ (۱) قاریانی امت کیا قسم "علوم نیں کے" "آنحضرت نے بار بار فرمادی تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا ایمی بھدی ایسی مشورہ ہے کہ کمی کو اس کی صحت میں نکام نہیں۔

۵ (۲) قاریانی دوست چانج حسن ایوال کا پڑھا میں قیام ہے پسی یہ کس قدر جرات نویری اور رکھنی ہے کہ خیالات ریکد کی بیرونی کر کے انسوس صریح کو مدد آپھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک بھی کام آتا ہاں نہیں جاوے۔

۶ (۳) قاریانی کو کہ اپنے قاریانی دوست سے یہ درجات کرو کہ میں اپنے مندرجہ بالا پانچ بیانات میں سچا ہوں یا نہ ہو۔ جواب دو لوگ ہوں چاہئے اکرچ گھر پر چنائی والا نہیں۔ مجھے "علوم" ہے کہ وہ ان سوالات کا جواب نہیں دیں دیں۔ ایسی صورت میں تم اپنیں ہاتھ دو کہ میں نے ان سوالات کے جواب ضرور حاصل کرنا ہیں، لہذا قاریانی اسے اس دنیا میں ان سوالوں کے جواب نہیں دے گی تو میں خدا کے روز حاصل کروں گا۔ کیا یہ بھر نہیں کہ جڑکے روز جواب دینے کی بجائے اسی دنیا میں جواب دے دیں۔

۷ (۴) خدا کے ہمراہ انداز ارسال ہے کہ جب تم "نزوں" سے آخر کیوں؟" پڑھ لے رہا ہے کہ پست بھیج رہا ہو۔ کسی قاریانی دوست کو دینے سے قبل اس کا خود مطابق ضرور کریں۔ مخالف کے پیغمبر اسے آگے دے دیں، پھر کمی سوال دہن میں آئے تو مجھے خدا ضرور لکھیں۔ اس کے خلاطہ میرا ایک کلم کریں اور خواہ حاصل کریں۔ کسی قاریانی دوست سے میرے مندرجہ ذیل دو سوالات کا جواب حاصل کر کے مجھے ضرور بھجوائیں۔

۸ (۵) تھمارے اس نقطہ نظر سے اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو دنیوں اور مرشدوں کی بھروسی کا حکم نہیں دیا۔ ایک مسلم کا لئے معیار حق قرآن اور اللہ کے رسول کی سنت ہے، نہ کہ کسی نام کا مرشد کا قول و فعل۔ اگر کسی شخص کا قول و فعل قرآن و نسبت کے مطابق ہے تو اس کی نہیں کارہ کرنے کا بھی کوئی ہوا نہیں ہے۔ تم نے اکثر کاروں پر تکاری کیا ہوا "ایوال" "راوین" "اپنی" سینی "ایوال" کا مطلب ہے کہ دنیت کا جمیں حسن ایوال کا پڑھا ہو۔ راوین کا مطلب ہے گور نہیں کا جمیں حسن ایوال کا پڑھا ہو۔ اپنی سینی سے مراد اپنی سین کا جمیں حسن ایوال ہے۔ پاکستان بیشتر سے قبل مسلم پیغمبر مسیح علی گزہ سے فارغ التحصیل ہے فرست "نیک" تکمکرتے تھے۔ تم بھی جس اسکول یا کالج سے تحصیل علم کر رہے ہو تو اس پر فخر کیا کرو۔ اس میں حسن ہی کیا ہے۔

۹ (۶) اس خط کے ساتھ یہ مدد سے اپنا ایک رسال "نزوں" سچ آخر کیوں؟" پڑھ لے رہا ہے کہ پست بھیج رہا ہو۔ کسی قاریانی دوست کو دینے سے قبل اس کا خود مطابق ضرور کریں۔ مخالف کے پیغمبر اسے آگے دے دیں، پھر کمی سوال دہن میں آئے تو مجھے خدا ضرور لکھیں۔ اس کے خلاطہ میرا ایک کلم کریں اور خواہ حاصل کریں۔ کسی قاریانی دوست سے میرے مندرجہ ذیل دو سوالات کا جواب حاصل کر کے مجھے ضرور بھجوائیں۔

۱۰ (۷) سوال نمبر ۶ یعنی چندیات اسکی ایسی مزدیم اختم نام احمد کا درجہ اعلیٰ الدین موجود ہے۔

"اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ حق ہے، کسی بھائی اپنے رب کی حمیہ حق ہے اور تم اس بات کو دوچیں آئے سے پیس روک سکتے ہیں۔ ہم نے خداوں سے تمہارے نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر مدد پیغمبر میں گے اور جو دنیں کریں گے اور کمی کے کہ کوئی پاپ فریب یا پاپ بجاوے ہے۔"

۱۱ (۸) اس اعلیٰ الدین میں افسد تعالیٰ نے جس خاتون سے مزدیم احمد کا عشق نکاح باندھ دیا ہے، اس نورت کا نام اور تاریخ نکاح معلوم کر کے بتا دیجئے۔

۱۲ (۹) سوال نمبر ۷ ذیل میں اپنے چندیات درج کر رہا ہو۔ اسے مزدیم احمد کو کمی مانتے والوں" وہ مدنی قرآن نہ ہو اور خاتم النبیین کے بعد وہی نہیں کا نیا سلسہ جاری نہ کر اور اس خدا سے شرم کو جس کے سامنے حاضر کے جاؤ گے۔

۱۳ (۱۰) اسے قاریانی دوستو" زور اخور کرو اگر ایک ہی دندوی کا نزوں فرش کیا جاوے اور صرف ایک ہی فتوہ حضرت جیل عالیٰ محالہ کرایا جائے۔ شدائد کے مذہب اور پھر چپ ہو جاوے۔ یہ امر بھی ختم نبوت کے متعلق

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

- * USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.
- * Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."
- * Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.
- * Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.
- * Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.
- * Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.
- * Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID

GOD FORBID

GOD FORBID

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwat, Pakistan,
Huzoori Bagh Road, Multan; Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI



عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی "دار المبلغین" کے زیر اہتمام

پندرہ روزہ سالانہ "رو تاریخ انسیت کورس"

دار شعبان تا محرم شعبان ۱۴۳۵ھ بمقابلہ ۱۶ جولائی ۱۹۹۵ء
ہفتام مدرسہ دفتر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) ضلع جنگل

- عالی مجلس کی مجلس عمومی نے اس سال فیصلہ کیا کہ سالانہ "رو تاریخ انسیت کورس" "صدیق آباد (ربوہ)" میں ہو گا۔
- اس کورس میں ممتاز علماء کرام، مناظرین اسلام، اسکار حضرات یکپروردیں گے۔
- اس کورس میں شریک حضرات کو رہائش، خوراک، کالی پٹل کے ملاوہ عالی مجلس کی کتب کا منتخب سیٹ اور ذریعہ صدر و پیغمبر نقد و تیقید دیا جائے گا۔
- کورس میں شرکت کے لئے علماء، خطباء، وینی مدارس کے سال چمارم سے اوپر کے طلباء، انڈر میزبرک یا اس سے اوپر کے اسکواؤں و کالجوں کے اسٹوڈنٹس، اسٹرکاری و غیر سٹرکاری ملازمین اور جدید تعلیم یافتہ حضرات، رہنمائیں بھجواسکتے ہیں۔
- ہر روز چار وقت کا اسیں لکھنی گی۔ ۱۔ صحیح کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ۔ ۲۔ آنٹھ بجے سے سازھے گیا رہ بجے دن۔ ۳۔ بعد از نماز تا عصر۔ ۴۔ مغرب یا عشاء کے بعد دو گھنٹے (کویا ہر روز نو سے دس نمنٹ تک تعلیم ہو گی)۔ ۵۔ مسلمی ورزش و تعلیم و قاع عصر تا مغرب ملاوہ ازیں ہو گی۔
- اس کورس میں شریک ہونے والے حضرات کو لاکل و برائیں سے پندرہ روز میں اتنا سارخ کر دیا جائے گا کہ وہ چلتے پھرتے ختم نبوت کا رکے بننے و مجاہد ثابت ہوں گے۔
- عالی مجلس کے اس تاریخ ساز فیصلہ پر عملدر آمد کرنا ہر مسلمان، تمام مقامی بیانوں، مبلغین حضرات و ارکین شوری، و ارکین مجلس عمومی کا فرض اولین ہے۔
- وینی مدارس کے استم حضرات و شیوخ حدیث سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس حکم میں عالی مجلس کی سرپرستی فرمائیں۔
- تمام رفقاء آج سے محنت شروع کریں۔ رفقاء کو اس تخفیت موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تیار کریں۔ ان کی فریضیں بائیں اور سایہ کا لذت پر جملہ کو اپنے ساتھ ان کی رہنمائیں ذیل کے پیپر ملکان بھجوائیں۔
- موسم کے مطابق، سترہ براولہ نمازی ہے۔

الداعی : - عزیز الرحمن جاندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر، حضوری بلاغ روڈ ملکان پاکستان۔ فون نمبر۔ ۸۷۸-۹۰۳